صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 24 دسمبر 2012ء بمطابق 10 صفر 1434ہجری شام پانچ بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ إِلَّا مَتٰعُ الْغُرُورِ0 لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوٰلِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوٓا أَذًى كَثِيرًا وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمِ۔

(ترجمہ): ہر متنفس کو موت کا مزا چکھنا ہے اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلا دیا جائے گا۔ تو جو شخص آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچ گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔(اے اہل ایمان) تمہارے مال و جان میں تمہاری آزمائش کیجائے گی۔ اور تم اہل کتاب سے اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے۔ اور تو اگر صبر اور پرہیز گاری کرتے رہو گے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

سابق سینیئر وزیر، جناب بشیر احمد بلور کی شہادت پر تعزیت

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ آج کے اجلاس میں جناب بشیر احمد بلور شہید ہم میں نہیں، مجھے اس موقع پر ان کی تعزیت کیلئے کوئی الفاظ نہیں مل رہے ہیں اور نہ ہی جناب بشیر احمد بلور کو مرحوم کہنے کو دل و دماغ قبول کرتا ہے لیکن جناب بشیر احمد بلور نے شہادت کا جو عظیم رتبہ حاصل کیا ہے، یہ اعزاز بہت کم لوگوں کے نصیب میں ہوتا ہے۔ ہمارے بھائی بشیر احمد بلور بار بار شہادت کی آرزو کرتے تھے اور شاید اللہ تعالیٰ نے ان کی آرزو پوری کرلی۔

(تالیاں)

(اس مرحلہ پر شہید کی نشست پر سرخ چادر بچھا کر گلدستہ رکھ دیا گیا اور شمعیں روشن کی گئیں)

(اس مرحلہ پر ایوان میں مکمل خاموشی ہوئی)

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل وثقافت): جناب سپیکر صاحب! دعا بہ وکړو جی۔

(اس مرحلہ پر شہید کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کی گئی)

جناب سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب، اگر آپ تھوڑے سے دو الفاظ پڑھیں ہمارے شہید بھائی کیلئے۔ میرے انتہائی معزز اراکین! یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ شہید کبھی نہیں مرتا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے زندہ رہتا ہے۔ ہم سب نے ایک دن ضرور جانا ہے۔ صوبائی اسمبلی کے سیکرٹریٹ کے ملازمین کا ان سے اپنا ایک تعلق اور لگاؤ تھا، اس موقع پر آج اسمبلی کی مسجد میں نماز ظہر کے بعد ختم القرآن کا اہتمام کیا گیا، جس کے بعد ان کیلئے مغفرت کی دعائیں مانگی گئیں۔ میں جناب پہلے انور سیف اللہ خان سے گزارش کرونگا کہ وہ مرحوم کیلئے۔ جناب انور سیف اللہ خان، مائیک آن کریں۔

جناب انور سیف اللہ خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج ہم سب بھائی اور بہنیں اکٹھے ہوئے ہیں تاکہ ہمارا بڑا بھائی، ہمارا ساتھی، ہمارا لیڈر، ہمارے صوبے کا ایک سینیئر سیاستدان اور میرے لئے تو ایک ذاتی غم ہے کیونکہ میرے بڑے بھائی کا بشیر خان کلاس فیلو بھی تھا، ہم اس شہر میں چھوٹے اکٹھے بڑے ہوئے، بہت وقت اکٹھا گزرا۔ ان کا یہ کردار تھا کہ وہ ہر ایک کے ساتھ پیار اور شفقت سے ملتے تھے، کسی کو ناراض نہیں کرتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے جانے سے ہمارے صوبے اور ہمارے ملک کی سیاست میں ایک بہت بڑا خلاء، ایک بہت بڑا Vacuum create ہوا ہے جس کو بھرنے میں بہت بہت وقت لگے گا۔ میں سمجھتا ہوں خاص کر عوامی نیشنل پارٹی کیلئے ہمارے صوبے کیلئے، ہماری اسمبلی کیلئے، ہماری

سیاست کیلئے بہت ہی انتہائی، میں سمجھتا ہوں کہ ایک ایسا غم ہے جس کو ہم بہت عرصے تک نہیں بھول سکیں گے۔ 19 تاریخ کو میں ان کے ساتھ چار گھنٹے، وزیر اعظم صاحب آرہے تھے ہری پور تو چیف منسٹر صاحب Busy تھے کہیں اور اپنا دورہ تھا تو ان کو بھیجا تھا وزیر اعظم کو Receive کرنے کیلئے، تو ہمارے ساتھ وہاں وہ چار گھنٹے رہے اور بڑی اچھی ہماری وہاں گپ شپ لگی۔ اللہ کا اپنا نظام ہے، انسان بے بس ہوتا ہے، ایسے موقع پر ہمیں اپنی بے بسی کا پتہ چلتا ہے کہ ایک لمحہ یہاں اور پھر اپنے حقیقی اللہ کے پاس، تو میں اپنی طرف سے، اپنی پارٹی کی طرف سے اور اپنے علاقے کے لوگوں کی طرف سے چیف منسٹر صاحب! آپ کو، آپ کی پارٹی کو اور ہمارے بشیر احمد خان بلور کے خاندان، ان کے بیٹوں کو، سب کو دل کی گہرائیوں سے افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے، شہید تھے، سیدھا جنت، سیدھا جنت گئے ہونگے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم یہ غم برداشت کر سکیں اور ہم کر ہی کیا سکتے ہیں جناب سپیکر؟ دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بخشے، ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے خاندان کو، بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ شکریہ، تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شاید ہمارے مقدر میں یا اس اسمبلی کے مقدر میں ہے کہ ہر نئے اجلاس میں ہر نئے دکھ کا جو پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہوتا ہے، اس کا ہمیں سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جناب سپیکر! آج دو دن سے جو پشاور کی فضاء سوگوار ہے، غم میں ڈوبی ہوئی ہے، اس کا اندازہ آپ نے کیا ہوگا اور پھر آج ہماری اسمبلی فلور پر جو بھی آیا ہے، وہ ایک دوسرے کو گلے ملا کر وہی رویا ہے۔ جناب سپیکر، یہ بخت ہے بشیر احمد بلور صاحب کا کہ وہ شہید ہیں، وہ زندہ ہیں لیکن ان کے دوست، ان کے لواحقین، انکے رشتہ دار، ان کی پارٹی، سب ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ان کے دکھ میں شریک ہیں۔ جیسے ہی یہ جناب سپیکر، یہ پتہ چلی تو اس وقت ان کے ساتھ لوگوں کی جو عقیدت تھی، اس ہسپتال میں جو ہم ٹی وی پر پروگرام دیکھ رہے تھے، اتنی تعداد، ہزاروں کی تعداد میں لوگ وہاں جمع ہو گئے اور وہ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ یہ ان کی کامیاب زندگی کا ثبوت تھا۔ انہوں نے ایک اچھی زندگی گزاری، اور وہ میری بہنیں جنہیں لالا ایوب جان صاحب دلاسہ دے رہے تھے، وہ بھی واضح ٹی وی سکرین پر نظر آرہی تھیں۔ جناب سپیکر، بشیر احمد بلور صاحب نہ صرف ایک بہترین پارلیمینٹرین تھے، چالیس سال سے سیاست کے ساتھ مستقل طور پر وابستہ تھے، اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک نہایت نڈر، بہادر، صاف گو اور

بہترین شخصیت کے مالک تھے۔ جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ 27 دسمبر محترمہ بے نظیر صاحبہ کی شہادت کے بعد یہ ایک بڑا واقعہ ہمارے ملک میں ہوا ہے اور میں یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ بشیر بلور صاحب اپنی پارٹی اے این پی کیلئے کچھ سرمایہ تھے، میں سمجھتا ہوں یہ اس صوبے کا ایک سرمایہ تھے بلکہ اس ملک کی ایک اہم شخصیت تھے وہ، ان کا ایک بڑا مثبت رول رہا ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آدمی کو کسی کا پتہ نہیں ہوتا کہ اس کا مالک کے پاس کتنا مقام ہے، باہر ظاہری لوگ دیکھتے ہیں کہ اس کا ظاہر کیا ہے؟ اسے پتہ نہیں ہے کہ اس آدمی کا باطن اللہ تعالیٰ کے ساتھ کتنا لگا ہوا ہے؟ ان دنوں میں باقاعدگی سے وہ اس طرف ہماری لابی میں آتے تھے اور وہ ہمارے ساتھ باجماعت نماز چونکہ اس طرف ذرا دو تین جماعتیں ہوتی ہیں، جگہ تھوڑی ہے Space، تو وہ اس میں شریک ہوتے۔ پھر مغرب کی جماعت کے بعد وہ اوابین نفل پڑھ رہے ہوتے، تو پھر ان کا جو تہجد یا وہ، ان کا معاملہ ہے اللہ کے ساتھ، اس کا مطلب ہے کہ وہ مذہبی لحاظ سے بھی ایک بہت بہترین، ایک پکے سچے مسلمان تھے۔ ان پر جتنا بھی فخر کیا جائے، جتنا بھی اسے خراج تحسین پیش کیا جائے، وہ کم ہے جناب سپیکر، اور آخری دن یہاں میں اور وہ اپنی سیٹ پر تھے تو میرا حاجی صاحب کے ساتھ کچھ کام تھا تو ان کے پاس میں چلا گیا، میں نے ان کو کہا جی، میرا حاجی صاحب سے کام ہے، ریلوے کا کوئی کام ہے اور آج میں چیف منسٹر صاحب کو ملا ہوں اور ان سے میں نے D.O letter بھی لیا ہے، ہنس کر کہنے لگے، چیف منسٹر صاحب تو ہمارے بھائی ہیں لیکن، میں نے کہا جی 'لیکن' کی بات یہ ہے کہ یہ کام آپ نے مجھے نمٹا کر دینا ہے۔ انہوں نے وہ کاغذ لیا تو یہاں سامنے رکھا، میں نے کہا کاغذ جی میرے سامنے رکھنے کا نہیں، اس نے جیب میں ڈالا، اس نے کہا کہ آج رات کو بشیر بلور صاحب، نہیں احمد بلور صاحب، میرے حاجی صاحب میرے گھر آ رہے ہیں، پشاور میں ہیں تو میں ان کو یہ دیدوں گا۔ مجھے اتنا دکھ ہوا، اتنا پیارا انسان، اتنی پیاری باتیں کرنے والا، ہمیں نہیں پتہ تھا کہ یہ شام ان کی آخری شام ہوگی، یہ رات ان کی آخری رات ہوگی اور آئندہ جو سیشن آئے گا ہم اسے کھو بیٹھیں گے۔ جناب سپیکر، ہم نے بہت دکھ دیکھے ہیں، ہمارے بارہ، تیرہ ساتھی ہم سے جدا ہو چکے ہیں تقریباً، ہمارے ہزاروں سینکڑوں قیمتی جانیں، اب ان کے ساتھ جو لوگ شہید ہوئے ہیں، وہ اپنے گھر کے بادشاہ ہیں، وہ بھی بڑے قیمتی ہیں، انہوں نے بھی اپنی جان کی قربانی دی ہے اس صوبے اس ملک کیلئے اور اپنے اس لیڈر کے ساتھ جو تھے جناب سپیکر، انہوں نے جتنے بھی ہمارے جو دوست شہید ہوئے ہیں، پورے صوبے میں، پورا ملک ایک ناسازگار حالات سے دوچار ہے جناب سپیکر لیکن ہمارا صوبہ خیبر پختونخوا، اس میں تو بہت ہی زیادہ دکھی ہے، بہت زیادہ نقصان ہے،

بہت کچھ۔ جناب سپیکر، میں اب ریکویسٹ کروں گا بڑوں سے، جو بھی مشائخ ہیں، جو بڑے ہیں، جو عالم ہیں، جو لیڈر ہیں، جو سیاسی لیڈر ہیں اور جو اس ملک کو چلا رہے ہیں، یہ صوبے چلا رہے ہیں، یہ جتنے بھی ہیں، انہیں اکٹھا ہونا چاہیئے جناب سپیکر، یہ کب تک؟ یہ بشیر بلور صاحب کی حیثیت کیا تھی ہمارے صوبے میں؟ Portfolio کے لحاظ سے دو نمبر پر، چیف منسٹر اور سپیکر کے بعد وہ پھر سینیئر منسٹر تھے لیکن ان کی قابل شخصیت کے لحاظ سے تو پارٹی میں پہلے نمبر، عوام بھی ہمیں کہتے ہیں کہ وہ سینیئر تھے، وہ پہلے نمبر پر تھے، ان کی سیکورٹی بھی تھی، سب کچھ تھا لیکن اگر وہ بھی دہشت گردی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں تو پھر کون محفوظ رہا؟ تو اس کیلئے اب کس کی دیر کر رہے ہیں ہم لوگ، کیوں نہیں ہم یکجا ہو رہے اور ہمارا ایک بیان کیوں نہیں ہوتا؟ ایک بات کیوں نہیں ہوتی، ہم آپس میں کس تضاد میں ہیں، کس شک میں پڑے ہوئے ہیں ابھی تک کہ یہ ہمارے ساتھ اور کیا ہو کر رہے گا تو تب ہم ایڈمٹ کریں گے کہ یہ کیا چیز ہے، یہ دہشت گردی کی بھینٹ کیوں چڑھ رہے ہیں؟ جناب سپیکر، اس میں نہ کوئی بچہ بچا، نہ عورت بچی، نہ اس میں طالب علم بچا، نہ طالب بچا، مسجد کا طالب، وہ بھی نہ بچا، نہ کوئی سکول بچا، نہ مسجد بچی، نہ ہسپتال بچا۔ تو جناب سپیکر، اس میں نہ کوئی لیڈر بچا، نہ بیوروکریٹ بچا، نہ اس میں کوئی سیاسی آدمی بچا، تو اب یہ کس کیلئے ہے، یہ کس کی جنگ ہے جناب سپیکر؟ یہ سب کی ہے، یہ ہم سب کی ہے، اس میں ہم سب جب تک اپنا پورا مثبت Role ادا نہیں کریں گے تو، ابھی تو سینکڑوں ساتھی، ہزاروں ہم کھو چکے ہیں جناب سپیکر اسمبلی کے، چونکہ جو بھی دہشت گردی کا نشانہ بنا، وہ اپنے گھر کا بادشاہ تھا جناب سپیکر، اس کی اپنی گھر میں ایک حیثیت تھی، تو یہ ہمارا جو ایک قیمتی دوست، ایک بہت ہی بڑا، جو صوبے کا بیش بہا سرمایہ تھا، وہ آج ہم سے جدا ہو گیا، جو کہ بہت نڈر، بہادر اور باہمت، اس کی Speeches دیکھیں جناب سپیکر، چند روز پہلے کی پریس کانفرنس ان کی دیکھیں، ان کی یہاں اسمبلی میں ان کی Speech دیکھیں، ان کا اپنا ایک Role دیکھیں اور میاں صاحب کا، سب دوستوں کا رہا ہے اپنی اپنی جگہ لیکن میاں صاحب کا اور ان کا ایک اپنا ہی مخصوص طریقہ تھا اور کس طرح سے وہ Face کر رہے تھے جناب سپیکر، انہیں یہ پرواہ بھی نہیں تھی کہ ابھی دہشت کا ایک بلاسٹ ہوا ہے کہ میں وہاں نہ پہنچوں، اسی وقت وہاں پہنچ جاتے تھے اور اس پورا بھی امکان ہوتا تھا کہ ادھر دوسرا بلاسٹ بھی ہو گا، تیسرا بھی ہو سکتا ہے لیکن پہلے کے بعد وہ اور میاں صاحب اور یہ ہمارے باقی دوست بھی جو Available ہوتے تھے، وہ وہاں پہنچ جاتے تھے، تو یہ ایک بڑی قربانی والی بات ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ان کی کیا کیا باتیں ہم گنیں، اخلاقی، پارلیمینٹرین کے لحاظ سے، مذہبی لحاظ سے اور پھر وہ جو کام کرنے کا

ہوتا تھا،اس کا کہتے کہ یہ ہو جائے گا، جو نہیں تھا تو وہ کہتے کہ بھئی یہ نہیں ہو سکتا، یہ بڑی بات تھی، یہ نہیں کہتے کہ کل ہو جائے گا، کہتے تھے کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ تو جناب سپیکر، آج ایک بہت بڑے نقصان سے ہم دوچار ہیں اور اس سے پہلے جتنے بھی لوگ اس صوبے کے سینکڑوں، ہزاروں جتنے بھی شہید ہو چکے ہیں، سبھی ہمارے لئے قیمتی تھے، سب کا دکھ ہمارا اپنا دکھ ہے، ہم ان سب کے لواحقین اور ان کے رشتہ داروں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور خصوصاً بشیر احمد بلور صاحب کے بچوں کے ساتھ، اس کے خاندان کے ساتھ، اس کے بھائیوں کے ساتھ، اس کی پارٹی کے ساتھ، اس کے چاہنے والوں کے ساتھ ہم سب کی، اپنی طرف اور اپنی پارٹی کی طرف سے، پوری پوری یکجہتی ہے، ان کے ساتھ ہیں جی اور یہ کسی ایک کا دکھ نہیں ہے جی، ہم سب کا دکھ ہے کہ وہ خود اتنے اچھے تھے، وہ بہت قیمتی تھے، تو میری دعا ہے اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے اور۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> امین۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> اور ان کے درجات بلند کرے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے امان میں رکھے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> امین، شکریہ جی۔ آنریبل خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر):</u> بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ډیره مننه سپیکر صاحب ستاسو۔ ماسره هغه الفاظ نشته دے او نه ما کښې هغه جرات شته دے چې زه خپل مشر او خپل رهنما بشیر احمد خان بلور شهید ته تعریف کښې اووایم خو بهرحال هغه یو ډیر نډر، دلیر، بهادر او مخلص رهنما وو۔ ماسره ناست به وو، اکثر له به د هغوی څه خبره وه نو زه به ئے ګائیډ کولم او حقیقت خبره داده چې کله به ما ته خپله حلقه کښې څه معامله راغله د دې خلقو سره، یا مطلب دا دے چې د پارټئ بله څه خبره به وه، هر قسم مطلب دے هغه زمونږ رهنمائی کړې ده او زما د پاره هغه ډیر لوئے شفیق وو، همیشه به ئے شفقت کولو او د غسې هغه هر چاسره کړے دے نو مونږه دا دعا کوو چې الله پاک د، رب العزت د دوئ ته جنتونه نصیب کړی او د دې نه علاوه زه تاسو ته د هغوی یو غټه خبره وکړم چې هغه زمونږه د بار کونسل ډیر یو سرګرم رکن وو او همیشه چې کله زمونږ الیکشن راغلے دے، که هغه د سپریم کورټ دے که هغه د هائی کورټ وو که هغه د ډسټرکټ وو نو دوئ به هر ځائے نه ځان رارسولو، هلته به ئے خپل حق ادا کولو،

حق به ئے دغه کولو۔ نو زمونږه نن دا ټوله اسمبلي يو ډير وچت، دلير، مخلص رهنما نه محرومه شوې ده او دې سره زمونږ نور ډير ملګری هم شهيدان شوی دی، د هغوی ټولو د پاره مونږه د زړه د کومی نه دا وايو چې الله پاک د هغه ټول وبخښی او الله د باقی خير پيښ کړی۔ ډيره مننه، ډيره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکريه۔ سکندر خان شيرپاؤ۔ جی جی، ټولو له به وخت ورکړے کيږی جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: بسم الله الرحمٰن الرحيم۔ ډيره مهربانی جناب سپيکر، چې تاسو ماله موقع راکړه۔ جناب سپيکر، نن مونږ د پاره ډير د افسوس مقام دے، ډيره د افسوس ورځ ده، دا اسمبلی د يو ډير ښه پارليمينټرين، د يو ښه رهنما نه او د يو داسې کس نه چې چا د دې صوبې په سياست کښې يو خپل اهم Role play کړے دے، د هغوی او د هغوی د خاندان د دې صوبې په سياست کښې يو خپل نوم دے او دا مونږه ټولو د پاره ډير د افسوس او د دغه مقام دے چې د هغوی په شان يو ښه کس نه مونږه محرومه شو۔ جناب سپيکر، بشير خان زمونږ د خاندان سره يو خپل تعلق او ډير نږدے والے پاتې شوے دے، هغوی که خان سره يوځائے اسمبلئ کښې پاتی شوی دی، د هغوی سره ئے ډير نږدے تعلق، بيا زه به ورته دا خپله خوش قسمتی اووايم چې دوئ دوه ځله د هغوی سره يوځائے په اسمبلئ کښې پاتی شوی دی او زه دوئ سره پاتې شوم او ما Personally د هغوی نه ډير څه ايزده کړی دی۔ د هغوی بطور د اپوزيشن د ممبر يو کردار، بطور د ټريژری بنچز د ممبر يو کردار، د هغه يو منفرد کردار وو او زه دا ګڼم چې د هغوی دا قربانی، د هغوی دا خدمات، د هغوی د دې پيښنور د پاره، دې صوبې د پاره خدمات چې دی، دا به هميشه هميشه ياد ساتلی کيږی۔ دې وخت کښې په دې دغه باندې هم يو منټ خبره کول غواړم چې دا کوم صورتحال چې جوړ دے، زما دا خيال دے چې دې وخت کښې پکار دا ده چې په دې ټول دغه باندې يو Review وشی او دا وکتلې شی چې يره دا کوم صورتحال نه مونږه تيريږو، دا کومې پاليسئ چې دی، کوم چې بعضې خلقو اختيار کړې دی چې د هغې څه نتيجه رااوتله او څومره نقصانات وشو او څه څه فائدې وشوې؟ دا کتل پکار دی او د دې زما خيال دے احساس اوس پکار دے چې وشی۔ خصوصاً په

اسلام آباد کښې ناست خلقو ته زه دا وئیل غواړم چې هغوی ته دا کتل پکار دی چې زمونږه دا صوبه د کوم اور نه تیریږی لګیا ده، زمونږه قبائل د کوم حالاتو نه تیریږی لګیا دی، اخر کله پورې به زمونږه دا خلق چې دې قربانئ ورکوی او دوئ خلق به ناست وی او هم داسې تماشې به کوی؟ جناب سپیکر، پکار داده چې زمونږه دې ځائے نه یو داسې میسج لاړ شی چې زمونږه د بشیر خان په شان، د هغوی په شان نور ښه سیاسی کارکنان، د هغوی په شان کوم چې د عزت خاوندان خلق وو، د دې صوبې خلق وو، هغوی قربانئ ورکړې او اوسه پورې هغه شان زمونږه د دې مسئلو طرف ته توجه نشته۔ زما به دا خواست وی چې دې ځائے نه مونږه یو داسې میسج ورکړو چې که نن دا اور دلته کښې لګیدلے دےاو دلته کښې زمونږه دا خلق قربانئ ورکوی لګیا دی نو دا د دې ملک د پاره ورکوی لګیا دی، د دې ملک د بقاء د پاره دا قربانئ ورکوی لګیا دی او که د چا دا خیال وی چې یره دا اور به دغه ځائے کښې لګیدلے وی او دا به نور ځایونو کښې هغه شان نه دغه کیږی نو دا د هغوی غلط فهمی ده۔ پکار ده چې زمونږه دې مسئلو طرف ته او دې طرف ته صحیح او حل طلب توجه ورکړې شی او که مونږه هم داسې ناست یو، که هم داسې دا سلسله روانه وی نو د هغې نتائج به د ټول ملک د پاره ښه نه رااوځی۔ جناب سپیکر، زه اخره کښې یو ځل بیا د بشیر خان د خاندان سره، د هغوی د لواحقینو سره او د هغوی سره چې نور کوم دا پولیس والا شهیدان شوی دی، کوم نور کارکنان چې شهیدان شوی دی، کوم نور خلق چې شهیدان شوی دی، د هغوی ټولو د خاندانونو سره د خپلې پارټئ د طرفه د همدردئ اظهار هم کوم او دا دعا کوؤ چې اللّٰه تعالیٰ د هغوی ټولو له صبر ورکړی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: امین،امین۔ شاہ حسین خان۔

جناب شاہ حسین خان: شکریه جناب سپیکر چې تاسو ماله په دې موقع باندې دخبرې کولو اجازت راکړو۔ جناب سپیکر، زما نه مخکښې زما مشرانوخبرې وکړې او د دې نه وروستو به هم زمونږ مشران خبرې کوی۔ سپیکر صاحب زمونږه بدقسمتی دا ده چې کله مونږ دا اجلاس شروع کوؤ نو زمونږ نه یو نه یو ملګرې جدا شوے وی او مونږه د هغه په تعزیت کښې ودریږو او خبرې کوؤ سپیکر

صاحب، خودا نن ورځ داسې ده او د بشیر بلورشهید صاحب دا واقعه داسې ده چې دې نه صرف دا اسمبلی او نه صرف دا خیبرپختونخوا بلکه ټول پاکستان ئے غمژن کړے دے او د دې صوبې خولکه داسې که مونږه وایو چې یو قسم ملا ماته شوې ده ورسره او څنګه چې تاسو دلته دا ماحول سوګوارګورئ، په ټول پیښور کښې چې څومره زه دا ورځ دوه وګرځیدم، په ټول پیښور کښې داسې صورتحال لکه څنګه چې نن په دې اسمبلئ کښې دے سپیکر صاحب، بشیر بلور نه صرف د پیښور او نه صرف د دې صوبې بلکه د دې ټول خیبر پختونخوا یو عظیم لیډر وو، یو عظیم شخصیت وو،دغه شان نډر او بے باک سیاستدان ما کم ازکم خپل په دې څلویښت کالو عمر کښې نه دے لیدلے،کومه خبره به چې د هغوی په زړه کښې وه، هغه خبره به ئے د خولې نه وښکله، بالکل سیدها ساده سیاستدان، ډیر ښه لیډر او صرف عوامی نیشنل پارټی نه بلکه د دې صوبې چې څومره سیاسی جماعتونه دی، هغوی ټول دبشیر بلور دا نقصان نه شی برداشت کولے او زما خپله اندازه دا ده چې د دې صوبې عوام د بشیر بلور غوندې شخصیت په سل کالو کښې کم از کم نه شی پیدا کولے۔ جناب سپیکرصاحب، د بشیر بلور شخصیت یو داسې شخصیت وو چې د هغوی نه، په دې اسمبلئ کښې کم ازکم داسې څوک کس نشته چې د هغوی نه څه ګیله وکړی یا ترې نه څه خفګان پیدا شوے دے ، سیاست دے د هر سړی خپله خپله پارټی ده، خپلې نظریې دی خو بشیر بلور زما لیډر وو، زما رهبر وو، قائد وو او زما زړه ورپسې دومره خفه دے لکه زما د خاندان یو کس چې زما نه جدا شوے وی۔ ډیره مهربانی جی، ډیره شکریه۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ جی۔ واجد علی خان۔

<u>جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات)</u>: محترم سپیکرصاحب، 'مړنے دے چې یادیږی په سندرو هم په ویر' ۔ دا نن ورځ زمونږ د صوبې د تاریخ او د دې اسمبلئ د تاریخ د ټولو نه غمژنه ورځ ده ځکه چې د دې صوبې یو نامتو لوئے اتل په دې خاوره ډیر زیات میئن زمونږ لیډر بشیر خان بلور چې دے ، هغه په مونږ کښې نشته، د هغه د پاره مونږ دلته راجمع یو، خدائے د د هغوی په ګور باندی نورکړی خو دا یو طرف ته اشاره کول غواړم چې څه وجوهات دی چې مونږه داسې خپل مشران،

خپل مړی مونږ وچتوؤ او په پاکستان کښې او په دې خاوره باندې چې کوم جنګ دے ، د دې جنګ ایندهن به مونږه جوړیږو ؟ په دې خاوره د خلقو مفادات دی، د هغه مفاداتو اثر زمونږ په خاوره او زمونږ په خلقو دے ، یو احساس چې په دې ملک کښې خلقو ته نه کیږی، هغه احساس دا دے چې که پښتانه شهیدان کیږی، که دوئ تباه کیږی، که معیشت د دوئ خرابیږی، د دوئ لارې کوڅې د دوئ په وینو باندې خړوبیږی نو دا دوئ تش د پښتنو جنګ ګڼی خو زه دا وایم چې پښتانه د ټول پاکستان د ټولې نړئ د ټول ډیموکریټک فورسز د لبرل خلقو د رول آف لاء د هغوی جنګ کوی او دا جنګ یوازې د اے این پی نه دے ، دا جنګ زمونږ د دې ټول ملک د ټولو ادارو مشترکه جنګ دے خو دا جنګ ټولو خلقو اے این پی ته بخښلے دے چې دا به دوئ کوی، دوئ به شهیدان کیږی، دوئ به تباه کیږی او دوئ په دې طمع ناست دی چې د دې په بدل کښې به سیاسی فائدې دوئ اخلی خو زمونږ مشر دا وائی چې ملک وی نو مونږ به سیاست وکړو خو چې په ملک کښې دا توره بلا وی، په دې ملک کښې د دې خلقو حکومت وی، په دې ملک کښې د دوئ لاس وچت وی، په دې ملک کښې د دوئ د ټوپک نخښنه هر کس وی نو بیا به سیاست کوم ځائے وی، بیا به دا پولیټیکل پارټئ کوم ځائے وی، د دوئ لیډرشپ به کوم ځائے وی، لږ په دې خبره باندې چې دلته کوم قوتونه رانښتی دی او د هغوی واضحه دلیل او ثبوتونه مختلفو واقعاتو کښې د هغه خلقو مړی پراته دی، د هغوی ژبه د دې ځائې نه ده، د هغوی خاوره د دې ځائې نه ده، د هغوی شخصیتونه د دې ځائې نه دی، د هغوی وجودونه د دې ځائے نه دی او هغوی دلته مړه کیږی، د هغوی په خپل وطن کښې خو د هغوی د پاره Zero tolerance دے ، هغوی په خپل وطن کښې خلق نه برداشت کوی، هغوی که ازبک دی که تاجک دی او یاغستانیان دی او که د بل وطن راغلی خلق دے نو هغوی ته د هغوی په وطن کښې ځائے نشته خو مونږ د هغوی د وطن د هغوی خلقو د پاره دلته Soft corner ساتو، مونږ د هغوی دې اقداماتو ته او دې له مونږ دلیل ګورو او دې له مونږجواز ګورو او مونږ خلق دا وایو چې دا فلانے ګڼې دا داسې چل وشو او که دا نه وی، دا داسې چل وشو نو زه خپل هغه ټول پولیټکل فورسز ته دا درخواست کوم په دې ورځ باندې چې دا ورځ نن په مونږ ده خو سبا په دوئ

ده، دا جوازونه، دا دلیلونه د ذهن دا تخلیقی عمل د پرېږدی او چې کوم په دې زمکه حقیقتونه دی، دې له د راشی چې دهشت گرد دے، په دې ملک کښې چې کوم خلق وژنی، دا خلق چې دی دا د دې وطن، د دې خاورې دوستان نه دی۔ که د دوئ د سیاست دا ضرورت وی او تقاضې وی نو دا د پرېږدی، ښه پاک سیاست له د دې وطن خاورې له د راشی نو یقیناً چې دا به دوئ د دې وطن د خلقو د دې ماشومانو او د خپلو خویندو میندو د عزتونو به خیال وساتی او که دا نه وی نو یقیناً چې اے این پی دا جنګ کوی او کوی به ئے، زمونږ د خپلو مشرانو په قدم قدم دے، یو قدم د دې نه وروستو کېږو نه، که هرڅه کېږی خو د دې خپل وطن د دې د عزت د دې ناموس د دې د ادارو دا جنګ به مونږ کؤو، که څومره مړی زمونږ نه غورزیږی په دې باندی نه یو، خو دغه خلقو ته دا وایو، د خپل وطن دې خپل اولس ته دا وایو چې راپاځئ او دا خلق وغندوئ، راپاځئ د دې خلقو د دې عمل مخ نیوے وکړئ او کوم خلق چې دهشت گردو ته پناه ورکوی، کوم خلق چې دهشت گردو له جواز گوری، کوم خلق چې د دې دهشت گردو د پاره لار گوری، هغوی دوئ له دلیل او دوئ له ځائې ورکوی نو د دې خلقو بائیکاټ پکار دے، د دوئ سوشل بائیکاټ پکار دے، د دوئ سیاسی بائیکاټ پکار دے چې دې خلقو ته دا پته ولګی چې دې وطن کښې آباد خلق چې دے، دا ماشومان نه دی، دا ناپوهه نه دی، دا بې علمه نه دی، دوئ په دې هر څه باندی پوهه دی او خبر دی نو که دې خلقو دا سیاسی رویې بدلې نه کړې نو پکار ده چې دا عوام هغوی په دې مجبوره کړی چې هغوی د راتیټ کړی او د دې وطن او د دې خاورې جنګ چې کېږی، دې ته ئے مخامخ کړی چې په دې جنګ کښې د اے این پی شا ته ودرېږی، د خپل قام او د اولس په شا باندی ودرېږی، خیر دے مړی به مونږ ورکوؤ خو کم ازکم چې په خوله باندی خو دا اووائی چې دا جنګ د دې خاورې جنګ دے، چې په خله خودا اووائی چې داجنګ د دې وطن جنګ دے، چې په خله خو دا اووائی چې زمونږ په دې ملک چې دا وینې توئیږی، دا زمونږه وینې توئیږی اوڅوک ئے توئیوی او د چا د پاره توئیوی او د کوم خلقو د پاره ئے توئیوی؟ نو زما په خیال باندې که دوئ دومره هم غیرت وکړی، که دوئ دومره هم پښتو وکړی، که دوئ دومره هم د دې وطن

سره مینه وکړی، که دوئ دومره هم د دې خپلو بچو سره مینه وکړی نو یقیناً چې دوئ به د خپل سیاست حق ادا کړی، یقیناً چې دوئ د خلقو د ووټ په طمع دی، د هغه ووټ حق به ادا کړی، یقیناً چې دوئ باندې کومه ذمه داری وی، دوئ به هغه ذمه داری پوره کړی او که دا نه وی نو زما په خیال باندې دوئ ته دا حق نه جوړیږی چې دوئ دې قوم ته او دې اولس ته مخامخ شی، دوئ دا قوم هره ورځ په تیاره کښې وساتی، زما په خیال باندې سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت باندی د دې پاکستان دې ټولو خلقو ته، ټول پولیټیکل پارټیز ته، ټولو مذهبی پارټو ته او سیاسی پارټو ته هم درخواست کوم د دې خپل فورم نه چې دا جنګ چې دے، دا زمونږ د وطن جنګ دے او دا جنګ به اوس د هغوی په کور کښې کول غواړی، داجنګ به د هغوی دې D ته وړل غواړی چې دغه ځائے دا جنګ وشی او د دې خلقو نه دا لعنت، دا ذلالت د دې وطن نه ورک شی او د دې وطن بچی چې دی، هغه په امن شی، د هغوی ادارې په امن شی، د هغوی سکولونه کالجونه په امن شی، د هغوی هسپتالونه په امن شی، د هغوی بازارونه په امن شی چې زمونږ وطن د ترقئ په لور باندی روان شی او که دا نه وی، د پښتو متل دے وائی چې "لیچې د لالا وهی نوړئ د ګوپالا وهی"، دا خو داسې خبره ده چې مونږ په دې خپل وطن کښې د هغه خلقو د ایجنټئ Role ادا کوؤ دلته چې د دغه خلقو د پاره مونږه جواز ګورو، مونږه د دغه خلقو دلالت کوؤ دلته کښې، د دې ذلالت نه وتل غواړی، پس د هغې نه به مونږ د دې خپل وطن، د دې خپل قام، د خپل اولس، د دوئ د امن ضمانت ورکړو۔ زه بشیر خان ته، د دوئ دې استقلال ته، د دوئ بهادرئ ته، د دوئ سوچ ته، د دوئ فکر ته، د دوئ فهم ته، د دوئ ادراک ته زه خراج تحسین پیش کوم او دا یو شعر د هغوی د پاره وایم او بیا کښېنم۔

؎ ہر طریقے سے بھولنا چاہا مگر حال یہ ہوا ہر خیال سے پیدا تیرا یہ خیال ہوا

مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ لیاقت شباب صاحب۔

<u>جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل):</u> تهینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، دا نن چې کوم تعزیتی اجلاس راغوښتے شوے دے، د شهید حاجی بشیر

بلور په هغه شهادت باندې چې نن پرې ټوله پختونخوا فخر کوی، د هغه په مړانه باندې خلقو د پاره یوسیاسی جدوجهد ئے کړے دے ټول عمر، د هر آمر خلاف د هغوی خپل یو کردار پاتے شوے د هغه کردار باندې، د هغه که ټول سیاسی ژوند مونږه وګورو نو د یو پولیټیکل ورکر په حیثیت نه صرف د خپلې صوبې د عوامو د حقوق د پاره بلکه د ټول ملک، د دې خپل ملک د تحفظ د پاره او دلته د جمهوریت د استحکام د پاره د اے این پی د پلیټ فارم نه د شهید بشیر بلور کردار روز روشن غوندې عیاں دے او هر چا د پاره قابل تقلید دے۔ د هغه د قول چې کوم هغه الفاظ به ادا کول، په دې موجوده Scenario کښې چې دا کوم حالات ته زمونږ دا صوبه ورمخامخ ده نو د هغه هم هغه الفاظ ما ته یاد یږی چې کوم زمونږ د مظلومې شهید محترمه بینظیر بهټو صاحبې د دغې قوتونو خلاف وو، د هغې به هم دغه خبره وه د شهید بی بی چې کومه شپه په ګور وی، هغه په کور نه شی کیدے۔ زما شهید بشیر بلور هم هغه خپل پل د بی بی په پل ایښے وو، هم هغه مشن ئے روان کړے وو، د دغه دهشت ګردو خلاف او په حقیقی معنو کښې د هغه هم دغه ایمان وو چې کومه شپه په ګور ده هغه په کور نه شی کیدے او په هغه جدوجهد کښې هغه مسلسل دا څلورنیم پینځه کاله د خپل ملک او د صوبې د بچو د تحفظ د پاره چې کوم کردار ادا کړے دے تر دې حده پورې ئے چې خپله پاکه وینه چې کوم ده هغه د پیښور په دې روډونو باندې اونه ویسته او د هغه وینې شمعې ئے بلې کړې زمونږ د خلقو د پاره چې دا جنګ چې کوم خلق د دې نه احتراض کوی، دا جنګ چې کوم روان دے چې کوم خلق د دې مذمت نه شی کولے نو نن هغه وخت راغے، زه وایم چې مونږه د پختونخوا خلق زمونږ د اے این پی ورونه، زمونږ د پیپلز پارټئ ورونه، زمونږ د نورو پارټو ملګری، دلته زمونږ به صرف دغه یو مشن وی چې مونږ به په دې جدوجهد کښې قربانئ ورکوؤ، مونږ به هم په دغه باندې فخر کوؤ چې راشدحسین شهید شو، مونږ به هم په دغه باندې فخر کوؤ چې عالمزیب شهید شو، مونږ به هم په دغه باندې خپله غړئ هسکه کړو چې شمشیر خان شهید شو، که د دې End به هم څه غواړو مونږ؟ زه خراج تحسین پیش کوم د بشیربلور ټول خاندان ته، د هغوی بچو ته، د هغوی حوصلو ته چې د دې باوجود چې هغوی کوم میسج ورکوی لګیا دے او دې قوم ته

ورکوي او هغه خلقو ته ورکوي چې کوم دغه خلقو د پاره Soft corner ساتي، لعنت د وی د هغه خلقو په دې سیاست باندی، لعنت د وی د هغه خلقو په دې منافقت باندې چې د قوم بچې به په روډونو باندې وینې توئې کړی، سوری سوری به شی، د هغوی وجود ونه شیندلی کیږی او هغوی به د دغه خلقو د پاره یو مذمتی لفظ نه ادا کوی۔ نن دلته کښې سوالیه نشانات دی، ډیر سوالونه رااوچتیږی د حاجی بشیر بلور په دې شهادت باندې چې مونږ به ټول عمر دې ته ناست یو چې دا خلق نه دی On Board شوی نو هله به مونږ د دې خلقو سره مقابله کوؤ نو تر هغې پورې مونږ به خپل لاشونه وچتوؤ، زه د هغه قوتونو نه هم دا سوال کوم چې دا څومره خلق به وی، لس زره به وی شل زره به وی، پنځوس زره به وی، نو زمونږه د دې لکهونو فورسونو څه ضرورت دے چې مونږ خپل بچی، خپل لیډران نه شو بچ کولے نو مونږ ته څه فائده ده بیا د دې شی؟ او هغه خلق چې د هغوی هډو څه ایجنډا نشته، هغوی دا وائی چې د دین په نوم، د شهید بشیر بلور د جیب نه څه راوتی دی؟ جلسه ئے بنده کړې ده، ماښام مونځ ئے ادا کړے دے او چې کله شهید شو د جیب نه ئے د قرآن پاک د آیاتونو کتابچه راوتې ده چې په وینو سخا وه، نو دا کوم خلق دی چې زمونږ بچې نه پریږدی، زمونږ مشران نه پریږدی؟ خبره جی دا ده چې اوس دا وخت دے او د دې وخت دا تقاضا ده چې مونږ نوردا نه شو کولے چې مونږه بس دلته تعزیتی ریفرنسونه پیش کوؤ، چې نن زمونږ بشیر بلور ورور شهید شو او سبا له زمونږ بل ورور شهید شی او مونږ به په هغې باندې فاتح خوانی کوؤ او دعاګانې او هغوی ته به خراج تحسین پیش کوؤ، اوس دا وخت راغے چې اټله فیصله پکار ده، بالکل یو فیصله پکار ده۔ زه د خپل قیادت نه هم دا ډیمانډ کوم، زه د اے این پی د قیادت نه هم دا ډیمانډ کوم، زه د ټولو سیاسی او مذهبی قیادتونو نه هم دا ډیمانډ کوم او زه خپل عسکری قیادت نه هم ډیمانډ کوم چې بس دے نور (تالیاں) د صبر یو انتها ده، ختمه شوه، نور دا لاشونه مونږ نه شو اوچتولے، نو دا زما د زړه آواز دے چې بس دے نور دغه وینې زمونږ مه توئیوئ، وینې به مونږ توئیوؤ، نه ورستو کیږو خو چې ریزلټ خو رااوځی راته کنه او هغوی به راځی او مونږ داسې په کورونو کښې ناست یو او کله به په کورونو حملې کوی او کله به جماتونو کښې،

کله به زمونږ په بچو حملې کوی، کله به په بازار کښې زمونږ په خویندو میندو حملې کوی او مونږ به هم دے ته ناست یو چې دا خلق On Board شوی نه دی؟ چې کوم خلق هغوی سره ملګری دی، هغوی سره وعدې کوی، چې کوم سیاسی خلق هغوی سره ځی نو ځی د هغوی سره، چې یو طرف ته شی چې دا قوم ته پته ولګی چې د دې قوم او د ملک خیرخواه څوک دے او د دغه جاهل خلقو چې په دې ملک کښې جهالت راوستل غواړی د هغوی همدردان څوک دی؟ که هغه خلق نن وائی چې ریاست به بچ کوؤ، سیاست نه بچ کوؤ، بشیر بلور د چا د پاره وینې تویې کړې، د دې ریاست د پاره وینې تویې کړې، د دې قوم د پاره وینې تویې کړې، د دې ملک د تحفظ د پاره وینې تویې کړې، دا ګپ نه دے چې خلق د راشی او په یو ورځ کښې او دلته د ځان نه لیډر جوړوی، هغوی د راشی په میدان کښې او بچے د شهید کړی د میاں افتخار حسین غوندې، بیا د راشی او بیا د وائی د ریاست تحفظ به کوؤ او سیاست به نه کوؤ۔ نو زه خپل عظیم ورور، عظیم مشر چې نه صرف د پختونخوا یو فخر وو، مرګ خو شته دے سپیکر صاحب، مونږ ټول به مرو خو مرګ د خدائے مونږ ته هم داسې راکړی چې کوم زمونږ ورور بشیر بلور ته خدائے ورکړو چې ټول عمر د پاره ژوندے پاتے شو، د ټول عمر د پاره د قیامت پورې د حاجی بشیر بلور نوم ژوندے پاتے شو، هغه د دې پښتنو په زړونو کښې همیشه به ژوندے وی خو کم از کم زه هم دغه اخری ګزارش به کوم، دې قوم ته به هم مطالبه کوم چې قوم د راپاځی او خپل تحفظ د خپله وکړی، دا سیاسی قوتونه د پخپله راپاځی چې کوم وروستو وروستو کیږی ځکه چې نورې اوبه د ورخه تیرې دی، د دې نه مزید انتظار د دې ملک او د قوم تباهی به وی۔ ډیره ډیره مننه، شکریه۔

<u>جناب سپیکر</u>: *شکریہ جی۔ لیڈیز سے نور سحر بی بی۔ مختصر مختصر، بہت دوست بھائی بولنا چاہتے ہیں۔ کوشش کریں مختصر الفاظ میں۔*

<u>محترمہ نور سحر</u>: *تھینک یو سر، تھینک یو سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے میں ایک شعر سے شروع کروں گی:*

ے په رڼا باندې میئن یم — خو تیارو نه نه یریږم
پرون تخم ووم نن ګل یم — سبا بیا به خاورې کیږم

زه د باد یو چپه یم د صحرا په باغ تیریږم
کله باد کله باران شم کله اور کښې وسوزیږم
خو ځم په مخه ځمه که ودریږم نو ورکیږم

سپیکر صاحب، دې شعر سره شروع کومه۔ مونږ خو په هغه بل تیر شوی اجلاس کښې دا سوال کړے وو چې خدائے د دا زمونږه اخری شهادت او د ایم پی اے جدائی کړی چې کوم زمونږ په دې Tenure نظر لګیدلې دے او بار بار په هر سیشن کښې مونږ پاڅو، نو خدائے د وکړی چې زمونږه دې Tenure کښې بل ونشی او الله ته به داسې منظوره وه، زمونږ سوال قبول نه شو۔ زمونږ دا اسمبلی چې کله نه شروع شوې ده، مونږه هر سیشن کښې دا وښکې بهیوؤ او تر کومې پورې چې دا Tenure ختم نه شی، آئنده دا تقریباً ختیمدو والا دے خو مونږه دغه وښکې بهیوؤ۔ زه به هغوی ته او د هغوی بهادرئ ته سلام کومه چې هغوی وصیت کړې وو چې کله زه مړ شمه یا زه وفات شمه یا زه شهید شمه نو خپل کور ته ئے وینا کړې وه چې که زما په مخه باندې ګزار شوے وو نو زما به مخ وینئ او که زما په شا باندې ګزار شوے وو نو زما به مخ نه وینئ، هغه ته پته وه چې یو ورځ به داسې کیده ځکه هغه دا وصیت کړے وو چې دا شهادت به ما ته ملاویږی او ما څوک پریږدی نه، راپسې دی نو ځکه هغه دا وصیت کړے وو۔ دومره غټ وصیت څوک کولے شی، څوک هم په ژوندانه خپل ځان د پاره داسې وصیت نه شی کولے ، زه خو د هغه بهادرئ ته سلام کومه چې دومره هغه ته پته وه چې په کور کښې وصیت کولو خو بیا هم هغه د خپلې لار نه وو دغه شوے ، هغه همیشه چې کوم ځائے مړے شوے دے ،کوم ځائے زخمیان شوی دی، کوم ځائے کښې دهماکه شوې ده نو میاں افتخار صاحب رسیدلے دے او بشیر بلور صاحب رسیدلے دے۔ زه د هغوی دې بهادرئ ته سلام کومه چې هغوی چرته شا ته شوی نه دی، هغوی دې ته نه دی کتلی چې ما ته هم حالات خرابیږی، زه هم په دیکښې تلے شم خو هغوی همیشه د دې قوم د پاره او د دې خاورې د پاره حقه خپله لار نیولې ده۔ نو سپیکر صاحب، زه چې د هغوی هغه د خندا مخ ته وګورمه نو ما ته هغه وخت کښې احساس وشو چې دوئ ولې خاندی؟ شهید چې کله خاندی هغه میسج ورکولو دې جاهلانو ته، دې دشمنانو له، هغه کوم چې به پرې خوشحاله

شوی وی، هغوی له ئے دا میسج ورکولو چې څه مو را سره وکړل، جنت ته مو ولیږلم، ډیربنه مو را سره وکړل، په دې دنیا خو هغه عمر تیر کړے وو او څو کاله ئے پاتی وو نو خیر دے که شهادت ورته ملاؤ شو نو هغه جهان خو ئے خپل شو، دا جهان ئے هم ښه په ډاډ زړه تیر کړو او ښه په خوشحالئ ئے تیر کړو او هغه جهان هم خدائے ورکړو چې د هغې د پاره خلق ډیر کوششونه کوی، شپه ورځ مونځونه کوی اودسونه کوی او هغه ته خدائے پاک داسې ورکړو چې د قیامت د ورځې پورې به هغه ژوندے وی، حدیث دے چې شهید ته به د ایمان جوړه اچولې کیږی کنه، چې هغه شهید شی نو هغه سره د حورو نکاح کیږی او 70 کسان به هغه د خاندان د هغه په سفارش باندې جنت ته ځی، څومره غټه درجه د دوئ ده، دا کم عقل څه وائی چې مونږ هغه ختم کړو؟ تاسو هغه ختم نکړو تاسو هغه له هغه ورځ ورکړه چې هغه ورځ د پاره خلق دعاګانې کوی او حجونو له ځی، جماتونو کښې سوالونه کوی، هغه له خو دا تاسو د خپله لاسه او دا تاسو هغوی سره ښه وکړل که نه تاسو هغه سره بد وکړل؟ سپیکر صاحب، دا دومره غټه سانحه ده چې په دې باندې شکر ادا کوؤ چې شکر دے د دې بې غیرتو په ځائې کښې نه دے تلے، شکر دے د ښتنیدو په ځائے کښې نه دے تلے، هغه ځائے کښې تلے دے چې نن هغه ته ټول سلامونه کوی، د هغه مرګ خو د خدائے هر چا له ورکړی، د بی بی په شان مرګ ئے وشو، د ماښام د بانګ نه وروستو هم دغه ټائم کښې زمونږ بی بی تلې وه او دغه شان آواز د هغې راغے څنګه چې د بشیر بلور صاحب آواز راغے۔

سپیکر صاحب، دومره غټې حوصلې والا سړے وو چې کله به هم د هغه ما سره یو سوال جواب وو، د خپل سیټ نه به پاڅیدو زما سیټ له ما له راغے نو ما به ورته خندل چې سر، تاسو به ما ته آواز کړے وو، وئیل به ئے چې بی بی، زما خور ئې اوخویندو له ورونړه ځی او خویندې نه راځی۔ چې سوال جواب به ئے وکړو نو ما ته ئے وئیل چې بی بی، السلام علیکم، ما وئیل سر، تاسو ته به مونږ سلام کوؤ، وئیل نه مونږ مشران یو، همیشه ئے د'بچے' لفظ استعمال کړے دے، همیشه ئے 'بی بی' استعمال کړے دے، همیشه د بچو تپوس ئے را نه کړے دے او چې کله زه د هغه دفتر ته تلې یمه نو ما ته به ئے داسې'ویلکم' کولو، The

بیا چې ـmost hardworking lady , Noor Sahar Bibi, welcome, welcome ځوک هم به ورسره دفتر کښې ناست وو، هغوی ته به ئے زما داسې Introduction وکړو چې د دې بی بی دوه ځامن مړه دی، په دې زما ډیر زړه خفه کیږی او دا زما یو غمزده خور ده۔ تاسو سوچ وکړئ چې د هغه په زړه کښې د انسانانو د پاره څومره قدر وو، مونږ خو عام ایم پی اے ګان یو، مونږ د هغه مخکښې هیڅ شے نه وو خو هغه به مونږ له دومره قدر راکړو چې زمونږه نه به ځان ورک شو چې دا مونږ کوم ځائے ته راغلو؟ بله خبره دا ده چې خلق چا ته سوال کوی وائی چې د ګور شپه د په کور شه، د هغه د ګور شپه په کور شوه، د ګور شپه چې په کور شی نو د دنیا په عمر موړ شی، هغه له خدائے هر څه ورکړل، د هغه د ګور شپه په کور، که ځوئے ئے بهر نه وے نو شاید ښخ شوے به وو خو چونکه ځوئے ئے بهر وو نو د ګور شپه هم هغه له خدائے په کور ورکړه، هغه د دنیا په عمر ئے موړ کړو او هغه جهان هم ورله خدائے ورکړو۔ څنګه چې په ژوندون ئے مسکراهټ وو، دغه شان په مړونی هم د هغه په چهرې باندې هغه خندا وه چې هغه زمونږه مخې مخې ته کیږی، چې څنګه خلق وائی چې مړ شی د هغه چې دے نوم ورک شی، هغه مړ نه شو، هغه شهید شو، هغه له خدائے درجې ورکړې، هغه له خدائے هغه جهان ورکړو چې هغې ته رسیدو د پاره خلق ډیرې منډې وهی۔ سپیکر صاحب، اخر کښې زه دغه سوال کوم چې راشئ ټول یو شو او د دې کینسر علاج وکړو او دا چې ټول یو موټے شو او د دې کینسر، کومه پورې به مونږ وښکې بهیوؤ، چا چا ته به مونږ خراج تحسین پیش کوؤ، چا چا ته به مونږ سلام کوؤ، مونږه به د دې پښتو ملک حفاظت یواځې نه کوؤ، ټول به په یوځائے کوؤ۔ د میاں افتخار صاحب ځوئے به پکښې ځی او د بل به پکښې ځی، ولې دا به څه چل وی؟ دا به مونږ په شریکه ځو او په شریکه به د دې کینسر علاج پس د دې نه کول غواړی، که د هغې د پاره زمونږ سرونه قربانیږی که بچی قربانیږی خو مونږ وایو د دې علاج خا مخا پکار دے۔ سپیکر صاحب، اخر کښې یو شعر د دې خپل ټولو وروڼو د پاره چې کوم زمونږه نه په دې Tenure کښې جدا شو، هغوی ټولو وروڼو د پاره:

ـــ ہم تو سمجھے تھے ایک زخم ہے بھر جائے گا ـــ کیا خبر تھی کہ رگ جان میں اتر جائے گا

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ سعیدہ بتول ناصر صاحبہ، وقت کی کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے مختصر، جی بتول ناصر صاحبہ۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر صاحب! انسانیت کا المیہ ہے، میں صرف ایک منٹ لوں گی، میں جو بات کہنا چاہتی تھی، وہ لیاقت شباب نے بہت اچھے طریقے سے، بہت اچھے انداز سے پیش کی ہے، وہ بالکل میرے دل کی آواز تھی، جو بھی لیاقت شباب صاحب نے بیان کیا۔ یہ ایک حقیقت ہے، بشیر بلور صاحب کی دلیری اور جرات وہ اپنی جگہ، اس کو ہم سب سلام پیش کرتے ہیں مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے اور جس طرح کہ ان پر حملہ ہوا ہے، یہ جمہوریت پر حملہ ہے، ملک کی سالمیت پر حملہ ہے۔ یہ سوچ کا مقام ہے، ہمیں اب اکٹھا ہونا چاہیئے، یہ ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں، یہ اسلام دشمن اور ملک دشمن قوتیں ہیں جو کہ ایسا کر رہی ہیں۔ بلور خان صاحب سے کسی کی کیا دشمنی تھی، وہ عوامی نمائندہ تھے، اگر کسی کو اختلاف تھا تو وہ سیاست میں آکر ان کا مقابلہ کرتا، پھر کوئی ایسے مذہبی انسان بھی تھے، جیسے کہ ان کی جیب سے قرآن برآمد ہوا، کوئی ان سے وہی اختلاف نہیں کر سکتا کہ وہ کوئی مذہبی انسان نہیں تھے، بس یہ جس نے بھی حملہ کیا ہے، جو بھی یہ دہشت گرد ہیں، وہ کسی کے دوست نہیں ہو سکتے۔ یہ ہمیں سوچنا چاہیئے، وہ جمہوریت کے دوست نہیں ہو سکتے، وہ پاکستان کے دوست نہیں ہیں، وہ اسلام کے دوست نہیں ہیں، وہ دوست ہیں تو صرف شیطان کے دوست ہیں کہ جو کہ انسانوں کا قتل کرتے ہیں اور اس طرح کے ہمارے ملک کے خلاف ہیں، ہم سب کے خلاف ہیں اور ہم سب کو ایک ہو کر، ابھی طاہر القادری صاحب بھی یہ ریاست بچاؤ کی بات کرتے ہیں، ان کیلئے بھی یہ میسج ہے، ان کو بھی سوچنا چاہیئے کہ وہ کس کا ساتھ دیں گے اور کس کے خلاف جنگ کر رہے ہیں اور کیا کرنا چاہیئے؟ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ دلته زما مشران مخکښې ډیرې د بشیر خان سره تړلې او حالات سره تړلې خبرې وکړې، زما نه پس کوم زما مشران خبرې کوی او زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے، هغه به هم خپله خبرې کوی۔ جناب سپیکر صاحب، رښتیا خبره ده چې د ځوئی په شهادت ما نه وو ژړلې چې څومره د بشیر خان په دې شهادت، رښتیا خبره چې نن دې کرسی ته سړے وګوری او هغه دومره په نر توب خبرې نن د هغه په کرسی تش ګلونه پراته دی او د هغه په فوټو تشې شمعې بلیږی، دشمن به هم داسې غوښتل،

زه د بشیر خان چونکه زه د اته شپیتم نه په دې خپل ملک کښې په سیاست کښې حصه اخلم او بشیر خان په درې اویایم (1973) کښې دې ګوند ته راغلے وو او د درې اویایم نه زمونږه بیخی نزدے تعلق پاتے شوے دے۔ زمونږ خپلو کښې نوک جهونک، یو بل ته خبره اورول، په پوائنټ آف ویو باندې اختلاف کول، داسې څه خبره نه وه چې ګڼې هغه به ماته نه وی کړې او ما به هغه ته نه وی کړې۔ جیلونه شریک تیرول، بیا زما صوبائی صدر وو او زه ورسره جنرل سیکرټری ووم، بیا مې پارلیمانی مشر او زه ورسره سیکرټری ووم، ډیر نزدې د یو بل نه خبر، بیا یو څو خبرې زه داسې کوم چې د دې عام سیاست نه لږ بدلې وی، بیا زه د دې وخت سره، زه بخښنه به غواړم او یو څو خبرې به سیوا کوم چې د بشیر خان په ما ډیر زیات حق دے او اخری پریس بریفنګ ئے هم زما سره کړے دے، د هغې نه پس هغه بیا پریس ته مخامخ شوے نه دے۔ شاید دا به هم زمونږه د ملګرتیا هغه یو نخښنه وه چې د سر نه واخلې تر اخره مونږ په یو نه یو شکل کښې یوځائے پاتی شو او د یو بل د جذباتو احساساتو نه ډیر د نزدې نه خبر یو۔ هغه Repetition نه کوم خو ډیرې خبرې به مونږ په ګپ شپ کښې د یو بل سره کولې او د غه رنګ مونږه یو ایکسیډنټ کړے وو چې ما ډرائیونګ کولو او بی بی وه، فرید طوفان صاحب او بشیر بلور صاحب او دلبر خان کاکا وو او ما ډرائیونګ کولو۔ بشیر خان هم ډیر په هغې کښې خوږ شوې وو، د بی بی لاس هم څلور ځایه کښې مات شوے وو، نو بشیر خان به کله کله ماسره ګپ لګولو چې که ته په کښې مړ وے نو مونږ ته به یوه موقع ملاؤ شوے وه، یو شهید به پکښې بل سیوا شوے وو، نو ما به ورسره ګپ لګولو چې که داسې یو ایکسیډنټ وی چې خلق وائی چې ټول پکښې مطلب دا دې چې مړه شو او د بشیرخان مخ هم نه شی پیژندے او میاں صاحب بیخی بچ شوے دے، نو مونږ به په ګپ ګپ کښې دا خبرې کولې۔ نن سړے دې خبرو ته ګوری چې دا ګپ او رښتیا په دیکښې څومره فرق وی؟ مونږ د کوهاټ نه راتلو او شپه شوه، بی بی اووئیل چې تاسو سره د حفاظت د پاره څه شته؟ بشیر خان سره تماچه وه، هغه ئے رااوښکله چې او بی بی ماسره تماچه شته۔ بولټ ئے اووهلو او زما په سر ئے کیښوده او دوه ځله ئے ټرائیګر راښکلو او په دریم ځل ما ورته اووئیل چې مه کوه خدائے ته ډکه او تشه یو ده او دیکښې ډز شو او یو

پينځه منټه زمونږ په هغه ګاډی کښې خاموشي وه، مونږ اوئيل ګنې کيدے شی، مخکښې بی بی وه چې بی بی به لګيدلې وی، دوئ خاموش وو چې ګنې مياں صاحب به لګيدلے وی او بيا يو پينځه منټه پس مونږ يو بل سره خبرې شروع کړې. چې راغلو نو بشير خان زه ډير زيات ښکل کړم او ځان ته ئے رانزدې کړم، دغه رنګ ټولو مشرانو، وائی چې قسم په خدائے چې ما رښتيا دوه ځله تماچې باندې ګوته راښکلې وه، زه نه يم خبر چې دا دواړه ځله ولې خلاصه نه شوه؟ ما خو دا وئيل که دا Lock ده او په دريم ځل خلاصه شوه. رښتيا خبره ده چې نيټه نوريږی نه، که چرته زما هغه وخت پوره وے نو ما به نه د ځوې غم ليدلے وو نه به مې د قام غم ليدلے وو، نه به مې نن د بشير خان دومره لوئے غم ليدلے وو ځکه رفاقت او ملګرتيا داسې شے وی چې سن73ء او نن 2012 چې په ختميدو دے، تاسو سوچ وکړئ چې په دې مرحلو کښې به مونږ د يو بل سره په کوم کوم خبرو کښې شريک پاتی شوی نه وو او په کومو خبرو کښې به مونږ، دا يوه خبره چې دلته ډير سپيکر صاحب که مونږ ژاړو، دا په دې نه ژاړو چې ګنې نن دهشت ګرد په ديکښې کامياب شو او مونږه ئے وژړلو، مونږ خو خپل درد ژړوی او د خپل قام درد مو ژړوی او مشران زمونږ نه چې دا يو يو په نمبر نمبر روان دے، دا مو ژړوی ګنې داسې نه ده چې ګنی مونږه همت بائيللے دے، دا هم نه ده چې ګنې دهشت ګرد په دې خوشحاله شی چې ګنې نن دوئ په سرو سترګو وژړول. د دغې دهشت ګردو چې دا صرف د خپل يو خاص مقصد د پاره د پيسو په خاطر لګيا دی چې د هغوی به دا دنيا هم ښه خواره وی او اخرت به ئے هم خوار وی، دا ممکن نه ده چې هغوی د د انسان وينه بهيوی او دوئ به د ښه اخرت طمع کوی خو د دې په حواله باندې به زه يو خبره جناب سپيکر صاحب، دا ضرور کوم چې د دې عهد او د دې موقع مناسبت سره مونږ نه دا وخت بيله تقاضا کوی، دلته ډير په شد و مد سره خبرې وشوې، زه غواړم چې زه هم په هغه انداز کښې خبرې وکړم کوم چې بشير خان ژوندے وو، دلته به ناست وو او مونږ به خبرې کولې، هغه همت نه کار واخلو چې مونږ ټول چې نن دلته زما کوم ملګرو د مختلف نقطه نظر هغوی خبرې وکړې، زه د هغوی مشکور يم چې نن د دې خبرې ضرورت محسوسيږی چې او پکار ده چې مونږ ټول يو شو او د دوئ ټولو نظر چې کوم دے نو هغه يو شی. دا

خبره کول چې ګنې عوامی نیشنل پارټی، دیکښې شک نشته دے چې مونږ ټارګټ یو، دهشت ګرد برملا وائی چې عوامی نیشنل پارټی به مونږ جلسو ته هم نه پریږدو، جلوس ته به ئے هم نه پریږدو او الیکشن ته به ئے هم نه پریږدو، مونږ د الیکشن، د جلسې او د جلوس په انتظار نه یو، مونږ خو د هغې نه مخکښې میدان ته وتی یو او مونږ وایو د بشیر خان غوندې چې د بسترې مرګ د خدائے دشمن له راولی، مونږ له د هم خدائے داسې په میدان کښې مرګ راولی چې په میدان ولاړ یو او د قوم سره نیغ په نیغه باندې ولاړ یو۔ (تالیاں) مونږه د هغې بشیر خان چې دلته ذکر وشو چې د هغه جنازه کور ته رادننه شوه نو ښځه ئے وائی، تبر ئے وائی چې اوئے ګورئ چې په سینه لګیدلے دے او که په شا، خلقو ورته وئیل چې اخر چل څه شوے دے؟ وئیل ماته ئے وئیل که په سینه لګیدلے یم، مخ مې ګوره او که په شا لګیدلے یم، مخ مې مه ګوره۔ مونږه هم نن دا خبره کوؤ چې که د غیرت په لاره باندې مړه یو نو زمونږ خپلوان د زمونږه مخ ګوری او چې په بې غیرتئ باندې مړه یو، زمونږ د څوک مخ هم نه ګوری او مونږ باندې د څوک غم هم نه کوی۔ زه ګرانه سپیکر صاحب، په دې موقع چې بشیر خان کوم میسج مونږ ته پریښے دے او په کوم نمبر باندې نو زه داسې نه وایم چې عوامی نیشنل پارټی، د عوامی نیشنل پارټئ خو اووه سوه کسان شهیدان شو، یو دوه درې څلور خو په خله یادیږی، د لیډر نه واخله تر ورکره پورې مونږ په ټارګټ یو، سحر او ماښام مونږ ته Threats ملاویږی خو په دې غلط فهمئ کښې د څوک نه پریوځی چې تش عوامی نیشنل پارټی ده، ولې دا بے نظیر بی بی وړومبئ د دې جمهوریت شهیده نه وه؟ دا زمونږه مولانا فضل الرحمان صاحب باندې اټیک ونشو، دا قاضی حسین احمد صاحب باندې و نه شو، آفتاب شیرپاؤ صاحب باندې ونشو، په کرک، داسې څوک شته، په فوجیانو باندې و نه شو، په پولیس باندې و نه شو، په جماتونو باندې ونشو، په امام بارګاه باندې ونشو، زما په سکولونو او په ماشومانو ونشو، زما په خویندو میندو و نه شو، په بازارونو ونشو؟ دا خبره کول چې ګنې فلانکے او ډینګرے، فلانکے او ډینګرې نشته، دا د هغوی Strategy ده چې کوم خلق ئے زیات Threat کوی او مقابله کښې ولاړ دی دا وړومبی دی او دا په نمبر نمبر دی۔ چې د عوامی نیشنل پارټئ نمبر ختم

شی نو بیا به د بل نمبر وی او چې د بل ختم شی بیا به د بل نمبر وی، ځکه چې کوم ځناور په وینو ښکلو عادت شوے وی هغه د وینې ښکلو نه نه منع کیږی۔ راځئ چې نن په دې وخت باندې د یو بل انتظار نه کوؤ، نن دا خونړئ اسمبلی چې نن دلته د یو یو د وینې مونږ فریاد کوؤ چې مونږ وړومبے شو او کوم خلق چې زمونږ وینې ښکلی چې مونږ د هغوی وینې وڅښکو، مونږ مقابلې ته اوځو او سپیکر صاحب، ما د ځوې په مرګ باندې په جذباتو کښې انداز په دې نه دے خپل کړے، مونږ نن د بشیر خان په دې شهادت هم هغه جذباتی انداز نه خپلوؤ، نن هم مونږ وایو چې مذاکرات کوؤ، نن هم مونږ وایو چې د ډیر صبر تحمل او د تسلئ سره مونږ د دې خپلې خاورې امن غواړو، مذاکرات به څوک کوی؟ عجیبه خبره ده په ما باندې میډیا والا دریمه ورځ ده هم دا سوال کوی چې سیکیورټی ستاسو مضبوطه نه وه، دا سیکیورټی زه د کوم ځائې نه مضبوطه کړم؟ زما تر کوره پورې سیلاب راغلو، سیلاب خو هغه ځائے کښې رخ بدلولے شې چې د کوم ځائے نه راځی نو چې کورته راورسیدو نو زه به یو یو کورته دیوال وهم، زه به تهانه محفوظ کوم، زه به اسمبلی محفوظ کوم، زه به سکول محفوظ کوم، زه به هسپتال محفوظ کوم، زه به د پولیو رضاکار محفوظ کوم، زه به کوم کوم شے محفوظ کوم؟ هغه پولیس چې زما د حفاظت ذمه وار دے، هغه پولیس ته پخپله هغه Threat دے، په دې واقعه کښې بشیر خان سره هغه ایس ایچ او چې هغه خودکش پخپله دهیکه کړے دے، هغه پولیس پخپله وړومبے شهید شوے دے، ما نه خلق څنګه د دې خبرې سوال کوی چې ستاسو سیکیورټی کمزورې وه؟ زما د سیکیورټی ذمه وار انچارج پخپله شهید کیږی۔

(مغرب کی اذان)

<u>جناب سپیکر:</u> *میرے خیال میں میاں صاحب! دس منٹ کیلئے وقفہ نماز کیلئے کرتے ہیں،آپ پھر ذرا دوبارہ، دس منٹ کیلئے نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے۔*

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب سپیکر:</u> *بسم اللہ الرحمن الرحیم۔*

جناب میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جناب میاں افتخار صاحب!

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! ډیره مننه، ملگری هم راروان دی او کوم مینځ کښې چې بریک راشی بیا هغه تسلسل هم پاتے نه شی۔ که څه خبرې زما نه وشی زه به د هغې بخښنه غواړم۔ مونږ به اکثر جلسې شریکې کولې او اکثر به یو ځائے وو، داسې چرته ډیر کم وخت راغلے دے چې گنې مونږه په دې دیرش، پینځه دیرش کالو کښې جلسې کړی دی او هغې کښې به مونږ دواړه موجود نه وو، په یو نه یو شکل کښې به مونږ خامخا موجود وو۔ ما به یو شعر ډیر زیات وئیلو او بشیر خان به اکثر ماته وئیل چې د دې نمبر به کله راځی، لکه ما به وئیل چې: Repetition

که خازې شنې مې په قبر وی ولاړې
که غلام مریم راځئ توکئ پرې لاړې
چې په خپلو وینو نه یم لمبیدلے
په ما مه پلیتوئ د جمات غاړې
چې سورے سورے زه د ظالم په گولو نه شم
مورې ما پسې په کوم مخ به ته ژاړې
یا به دا بې ننگه ملک باغ عدن کړم
یا به کړم د پښتنو کوڅې ویجاړې

نو کله کله به بشیر خان ما سره گپ لگولو چې کله به مرې چې ستا په قبر باندې خو توکاڼې وتوکو، دا به زمونږ یو روټین داسې خپلو کښې تعلق او گپ وو، دا تاسو دلته ذکر وکړو نو بشیر خان او زه به داسې واقعاتو له تلو نو ما ته ئے وئیل چې میاں صاحب! ستا ځوئے شهید شوے دے او جناب سپیکر صاحب، دا خبره ډیره عجیبه ده چې د خپل ځوئی په مرگ ما نه دی ژړلی خو د بشیر خان درېواړه ورځې مې مسلسل ژړلی دی، د یو احساس د لاندې او د یو خاص مینې په بنیاد باندې ماته به ئے وئیل چې میاں صاحب! ته چې کله ځې نو زه ځم، نو ستا ځوئے شهید شوے دے نو ته لږه گزاره کوه، ستا عمر ما نه کم دے نو خیر دے که زه نه یمه او بیا ته ځې نو څه خو زه نه غواړم چې لکه تاته خامخا یو تکلیف اورسی او

ستاسو د کور چې کوم دے نو دا به ناقابل برداشت صدمه وی نو زه غواړم چې ستا په ځائے د ماله شهادت راشی او دا به ئے وئیل چې زما بچی دی نو د بچو درد نشم برداشت کولے او د هغوی په ځائے چې زه شهید شم، دا به ډیره ښه وی۔ نن قدرت هغه ارمان چې نن مونږ دلته ولاړ یو، هغه ارمان په داسې طریقه باندې پوره شو چې سړے وائی چې لکه بیخی د سترګو وړاندې سړی ته دا ټولې خبرې وړاندې وروستو کیږی۔ جناب سپیکر صاحب، چې څومره د هغه د بهادرئ خبرې وشی، هغه یو ښه منتظم وو، څومره د هغې خبرې وشی، څومره چې د هغوی د شرافت خبرې وشی، څومره چې د هغوی د Competency خبره وشی، دا ټول چونکه یو یو خبره د هغوی ټولو ته معلومه ده، د هغوی سیاسی اړخونه هم معلوم دی او سماجی اړخونه ئے هم معلوم دی او هغوی په دې ټول فیملی کښې چې نن تاسو د دې فیملی دا کوم نوم او شان وینئ، په دیکښې کلیدی کردار د بشیر بلور صاحب وو۔ که د هغوی د کاروبار دا رنګ دے ،که نن د هغوی د فیملی دا رنګ دے او په سیاست کښې د راتلو چې د هغوی کوم رنګ دے، دا دواړه اړخه د بشیر بلور صاحب Contribution دے چې هغه پخپله د خپل کور ټول شے وس خرڅ کړو او پیسې ئے راجمع کړې او کاروبار ئے شروع کړو، نن د هغې کاروبار رنګ تاسو وګورئ چې په کوم شان دے او بیا چې سیاست ته راتلل نو بیا بشیر خان د دې سرخیل وو۔ حاجی بلور صاحب خو د عمر د لحاظه مشر وو نو مشری د هغه وه خو بنیادی طور باندې د دوئ یو کشر ورور عزیز بلور صاحب چې هغه خپل ځانی په Politics کښې حصه نشته، هغه زمونږه د پښتون ستوډنټ فیډریشن صوبائی صدر پاتے شوے وو نو بشیر خان بیا فیملی Lead کوله او په دې بنیاد دوئ بیا سیاست ته راد ننه شوی دی۔ هغه ورځ شوه او دا ورځ شوه دوئ د باچا خان لار او د ولی خان لار په هیڅ قیمت باندې پرینښودله، ډیر مشکلات راغلل، ډیرې خبرې راغلې، زه د ډیرو خبرو نه خبر یم او زمونږ دا ټول خلق خبر دی چې د وزیر اعلیٰ توب آفر ورته شوے دے، دلته ورته خلقو په آزاد حیثیت باندې د وزیر اعلیٰ توب آفر کړے دے، هغوی د خپلې پارټئ د ننه هر څه غوښتل خو د پارټئ نه بغیر ئے هیڅ قبول نه وو۔ یو داسې کلک نظریاتی ملګرے، داسې سیاسی ملګرے، داسې سماجی ملګرے او په دې ځائے کښې چې هغوی دا کوم حالات

او ماحول که څومره د هغوی صفت وکړو نو هغه کم دے او زه به وایم چې جناب سپیکر صاحب! زه به داسې وګنړم چې زه یوائې پاتې شوم، زه په هغه Sense کښې یوائې چې په داسې موقعو به هغوی پخپله ټول قوم له تسلی ورکوله، بار بار به ئے ماله تسلی راکوله او ماته به ئے وئیل چې میاں صاحب، ته لږه ګزاره کوه، نن هغه تسلی ورکولو والا، نن هغه په مونږ کښې نشته، هغه حوصلې ورکولو والا نن هغه په مونږ کښې نشته دے۔ هغه چې د جرات او د همت سره به کومې خبرې کولې او ستاره جرات چې هغه ته ملاؤ شوے دے بلکه د شجاعت په بنیاد چې هغه ته کوم اعزاز ملاؤ شوے دے، دا د هغه د هغې مړانې عکاسی کوی۔ جناب سپیکر صاحب، بشیر بلور صاحب د پارټۍ په حواله، د سیاست په حواله ځان له خبره ده، دلته د اسمبلۍ د ممبر په حیثیت او د سماجی حیثیت په بنیاد باندې پکار دا ده چې مونږ ټول نن د هغوی دې ژوند ته په یو نظر وګورو او پخپله په ځان کښې هغه خبرې پیدا کړو او ځان کښې هغه خوبی پیدا کړو چې د قام درد څه ته وائی، د وطن درد څه ته وائی او یو تنظیم چلول، یو وزارت چلول او دلته په څومره ذمه وارئ لکه د ماشومانو غوندې مونږ ټولو پسې ګرځیدو چې فلانے نشته ډینګرے نشته، فلانکے نه راځی ډینګرے نه راځی، باقاعده ټهیک راتلل، ټهیک په ټهیک ټائم باندې خپله حاضری لګول، سره د دې چې بوجهـ پرې هم زیات وو، غرض دا چې زه د بشیر خان دا خبره د دې سره تړم چې که چرته دا دهشت ګردی وی نو داسې د بشیر خان غوندې ډیر ملګری به مونږ بائیلو، دا خبره دا غلط فهمی ده چې ګنې په دې ځائے به خبره ودریږی او دلته به ودریږی۔

جناب سپیکر صاحب، زما وړه خله ده خو دا خبره ما مخکښې هم کړې ده او نن ئے هم کوم، نن د دې خبرې ضرورت ډیر زیات دے، دا داسې خبره ده چې ما یو خبره نیمه وکړه چې یره ما د خدائے د بشیر خان غوندې شهید کړی، ما له ډیر ټیلیفونونه راغلل چې میاں صاحب د شهادت خبره ولې کوې، غازی شه چې د دې خلقو نه بدل واخلو نو ما ورته او وئیل بدل خو په یو سر نه کیږی، مونږ خو خپل شهادت وینو مونږ ته ښکاری، دا خو نه ده چې مونږ د ځان نه خبرې کوؤ او داسې نه ده چې زمونږه شوق دے، دا زمونږه شوق نه دے، دا زمونږه نظریه ده، دا زمونږه عقیدت دے دا د دې خاورې سره زمونږه عشق دے، مونږ ته باچا خان

په ګوتېئ کښې دا خبرې راکړی دی لهذا مونږ ډیر په ایمانداریئ دا خبره کوؤ چې چرته د دهشت ګردئ د ودریدو لار ده، په هغه ځائے کښې نه ودریږی، دا ممکن نه ده چې په دې ځائے کښې زه دهشت ګردی ختمه کړم، دا څه رنګه خبره ده چې په افغانستان کښې به دهشت ګردی وی، زه وایمه چې پاکستان به ترینه متاثره کیږی نه؟ زمونږ باچا خان په هغه وخت کښې دا خبره وکړله چې خدائے ته وګوره دا چې کوم د روس او د امریکې جنګ دے، دا د کفر او د اسلام جنګ نه دے، مونږ سره چا هم نه منله، نن دا تپوس زه په ډیر دلاوریئ سره کوم چې روس د افغانستان نه لاړو نو هغلته اسلام راغلو که امریکه راغله؟ دا امریکه په کومه طریقه راغله او دې ته دا لار ولې صفا شوه او هغه دهشتګرد چې د هغه ځائے نه مهاجر راتلل، دې مهاجر نه دلته مجاهد چا جوړ کړو؟ *(تالیاں)* دا ټریننګ سنټرې چې کوم دې نو دا د کوم ځائے نه راغلې؟ دا دې ځائے نه به چې مسلح خلق په افغانستان ورتلل، دا به د کوم ځائے نه ورتلل؟ آیا په دیکښې د امریکښې لاس نه دے، آیا په دیکښې زمونږ خپل لاس نه دے؟ نو چې کوم خلق مونږه Train کړل پخپله او په افغانستان مو وراچول او خوشحالیدو چې روس له شکست ورکوؤ او هغلته د کفر او اسلام جنګ دے، امریکې سره نه افرادی قوت وو، نه ورسره نظریاتی قوت وو، په افرادی قوت باندې هم روس ترېنه زیات وو چې هغه د افغانستان سره جخت وو او ده خپل خلق نه شو راوستے نو ما ورله خلق ورکړل، افرادی قوت هم ما ورکړو، بیا کیپیټلزم د سوشلزم سره جنګ نه شو کولے، سوشلزم په خلقو کښې د حقوقو د بنیادی وسائلو د تقسیم خبره کوی، کیپیټلزم د خلقو وینه څښکی، د وینو د څښکلو نظام د انصاف د نظام سره مقابله نه شی کولے، لهذا هغوی ته د یو نظریې ضرورت وو چې سوشلزم سره څه وجنګوؤ؟ نو مونږ ورله اسلام ورکړو، د مفتو اسلام مو امریکې ته حواله کړو او د مفتو افرادی قوت مو امریکې ته حواله کړو۔ نن وایو امریکه چا راوستله، ولې دلته وینه تویږی؟ که زمونږه تیرې غلطئ نه وې نو نن به یواځې امریکه سپر پاور نه وو، نن به زمونږه په خاوره باندې وینې نه تویدې او جناب سپیکر صاحب، زه چې دا دلته خبره کوم، ما په ډیر ذمه وار ځائے کښې هم دا خبره کړې ده، پکار دی چې دا خبرې اوس سپینې شی او دا خبرې هر ځائے کښې په غټه توګه باندې

وشی ځکه چې زمونږ د پالیسو په نتیجه کښې نن دلته دهشتګردی روانه ده او چې کله Twin towers باندې اټیک وشو هسې خو زه امریکې پریښودے ووم، چا ته ئے پریښودم هغه اسلام ته ئے پریښودم چې هغه به وئیل ښځه به سبق نه وائی، هغه اسلام ته ئے پریښودم چې سکول کښې استاده ده، دا به سکول ته نه ځی، هغه اسلام ته ئے پرییښودم چې کومه ښځه ډاکټره وه، وائی دا به کور کښینی او بیا په افغانستان کښې ترانه هم بند ده، هغه ځناورو ته ئے زه پریښودم او سحر او ماښام مړ کیدم، د امریکې په ما کار نه وو خو چې Twin towers والوتل، امریکې سره غم شو چې دا خو ډیر خطرناک دی او راغلو، دا به د خدائے په مونږ باندې یو فضل وو چې د نیا کښې سیاست بدل شو، امریکې ته ضرورت پیدا شو چې راشی او د دې دهشتګردو سره نیغ په نیغه مقابله وکړی۔ کومو دهشتګردو سره، کومو له چې مونږه ټریننګ ورکړے وو، کومو له چې امریکې ورکړے وو، چې ما ټریننګ ورکړے وو د امریکې نه ځکه مضبوط وو چې امریکې او ما یوځائے ټریننګ ورکړے وو، د امریکې فوج تش په امریکه کښې ټریننګ حاصل کړے دے، ما په پاکستان کښې ټریننګ حاصل کړے دے، مونږ دواړو دوئ له ټریننګ په شریکه ورکړو یعنی هغه د امریکې نه هم مضبوط شو او د پاکستان نه هم مضبوط شو او بیا په هغه افغانستان کښې خپل متوازی حکومت جوړ کړو او هغلته ئے یو رنګ راج وو، خو چې کله امریکې ته خطره شوه، توره بوره جوړه شوه، چې توره بوره جوړه شوه، وزیرستان ته ازبک راغلو، عرب راغلو، چیچن راغلو، نن ما نه خلق تپوس کوی چې دا د کوم ځائے نه راغلل، دا څوک وو؟ دا به زه څنګه منع کوم چې دا افغانستان بین الاقوامی دهشتګردی زما خاورې ته راواوړیدله او بیا په دغه وخت کښې ولی خان به خبره کوله چې تاسو دا افغانستان ته چې کوم بمونه وولئ، ستاسو کور ته به ګلدستې نه راځی، مونږ ته خلقو وئیل دا غداران دی۔ هغه اور زما خاورې ته راغلو او د هغې نه پس اسفندیار ولی خان خبره وکړه چې کوم اور په وزیرستان او په مومندو کښې بلیږی نو داسې نه ده چې د کور په یو سر او په بل سر اور لګی، زه به پکښې نه سوزم ، خلقو مونږ پورې خندل چې دوئ خو د ځان نه لګیا دی، نن د وزیرستان اور زما Settled belt ته راغلو که رانغلو، نن د مومندو

هغه اور زما Settled belt ته راغلو که رانغلو جناب سپیکر صاحب؟ زما د قبائلو یو یو ملک Binding force، هغه شهید کړے شو، نن زما په قبائلو کښې څوک د جمات احترام نه کوی، څوک د حجرې احترام نه کوی، څوک د ښځې احترام نه کوی، څوک د ماشوم احترام نه کوی، زما قبائلی سسټم ختم شو، زما قبائلی خلق ما سره په جلوزو کښې پراته دی، د وزیرستان خلق په بنوں کښې پراته دی یا په ډیره کښې پراته دی، د باړې او د خیبر ایجنسئ او د درې ما سره جلوزو کښې پراته دی، د مومندو ایجنسئ په جلوزو کښې، چې کوم خلقو ته به مونږه آزاد قبائل وئیل، نن هغه زما په خاوره باندې ما سره پراته دی، لهذا نن سوال پیدا کیږی، دا غټ سوال دے چې دا ټرائیبل بیلټ زما په خاوره کښې ولې جوړ شو، افغانستان کښې ولې نشته؟ دا افغانستان کښې مومند شته ټرائیبل نه دے، شنوارې شته ټرائیبل نه دے، آفریدې شته ټرائیبل نه دے، وزیر هلته شته ټرائیبل نه دے، اخر زما په خاوره ولې؟ ځکه چې اول افغانستان Buffer zone وو او دا ورسره Extra buffer zone، که چرته د افغانستان په اور بلیدو باندې د دوئ د مفاداتو کار سر ته و نه رسیدو نو بیا به دا اور په ټرائیبل بیلټ لګی۔ دا د سل کاله مخکښې منصوبه نن زما غاړې ته پرته ده، دا ننئ نه ده، نن چې په کوم اور کښې سوزم، دا د ډیر پخوا نه چې کوم د دې تابیا وه او زمونږه ډیرو خلقو په دیکښې کردار ادا کړے دے۔ راځئ چې مونږه د دې خبرې نن په دې بنیاد باندې چې جناب سپیکر صاحب، دغه دهشتګردی به هله ختمیږی، د دې د پاره دوه بنیادی نکتې دی، نن چې زما فوج محفوظ نه دے، زه به څنګه وایم چې نور خلق د محفوظ شی؟ زما نیوی محفوظ نه ده څنګه به نور خلق محفوظ کیږی؟ زما پولیس محفوظ نه دے څنګه به نور خلق محفوظ کیږی؟ او بیا پکښې ډیر افسوس سره زه دا خبره کوم سپیکر صاحب، نن په اخباراتو کښې راغلی دی چې دوی ځان نه شی ساتلے نو د نور قام به څنګه حفاظت کوی؟ مرم هم زه، خندا هم راپورې خلق کوی۔زه خو تښتیدلې نه یم، ما خو بې غیرتی نه ده کړې، زه خو ورته نیغ په نیغه ولاړ یم، زه خو مقابله کوم، زه د خپلو بچو سر بچ کوم او خپل سر قربانوم، نن هم ما له خلق پیغور راکوی، ما ته دا پیغور په سر سترګو قبول دے، پښتنو د پیغور نه موندې ده، مونږ ته دا پیغور پروت دے چې په خاوره به سر

ورکوؤ او چې تر څو را کښې سا وی، دې د هشتګردو سره به مقابله کوؤ که نه وی نو ځان به قربانوؤ، په شا کیږو نه او نه ځان نه هتیار غوزاروؤ۔ (تالیاں)
زه هغه سیاسی خلقو ته وایم چې خدائے ته وګورئ پیغور مه کوئ، دا د ووټ خبره نه ده چې ته وائې زه به بیا الیکشن وګټم، مونږه ګټلے دے، دې ته ګټه وائی، دا ګټه ده چې نن د بشیر بلور صاحب په ځائے باندې د هغه ګلونه پراته دی۔ دا هر ځل دا خبره مونږ کړې ده، دا پیغور مونږ ته په سر سترګو قبول دے خو چې کوم خلق پیغور کوی، هغوی د په خپل ګریبان کښې وګوری۔ نن دا ډیره مبارکه ورځ ده، جناب سپیکر صاحب د دې د پاره دوه خبرې، زما میډیا چرته چا معاف کړی ده؟ زما میډیا خو مسلسل Crisis کښې ده، په ټرائیبل کښې هم زما میډیا والا مری او په Settled belt کښې هم مری ځکه چې د دوئ کار دا دے چې کوریج کوی، کوریج به د څه کوی؟ زما غیر اعلان شده دریم عالمی نړیوال جنګ دے او دلته اور بلیږی، دوئ د اور کوریج کوی نو دوئ هم پکښې سوزی، لهٰذا داسې کوم یو شے دے چې په دې ځائې کښې محفوظ دے؟ زما ټوله سوسائټی ته Threat دے، د پاکستان وجود په خطره کښې دے، زه به څنګه وایم چې فلانکے ځائے بچ کړئ او ډینګړے ځائے بچ کړئ؟ که څوک رښتیا بچ کول غواړی د هغې Right طریقه ده او دا طریقه مونږ وئیلې ده او یو ځلې ورته بیا وایو چې دا غوړوونه د کهلاؤ کړی، دې ته د نه خوشحالیږی، زه نن هم وایم چې زمونږه د باچا خان، د ولی خان، اسفندیار خان د سرې جهنډې زمونږ د سوچ او فکر دا زمونږه نظر دے چې مذاکرات د هرې مسئلې حل دے، ګولئ د یو مسئلې حل هم نه دے، تشدد د یو مسئلې حل هم نه دے، نن هم د بشیر خان د دې غټې عظیمې قربانئ په موقع باندې مونږه د مذاکراتو خبره کوؤ، مونږ د ورور ولئ خبره کوؤ، مونږ د امن خبره کوؤ، مونږ د عدم تشدد خبره کوؤ خو دا به څنګه کیږی؟ دا به داسې نه کیږی چې امریکه به ځان له مذاکرات کوی، دا به کامیاب شی، سل کاله چې دا مذاکرات وکړی نه شی کامیابیدے، پاکستان به ځان له مذاکرات کوی چې سل کاله وکړی نه شی کامیابیدے، افغانستان به ځان له مذاکرات کوی چې سل کاله وکړی دا نه شی کامیابیدے، اخر ولې؟ د اسامه د مرګ نه پس د دوئ خپلو کښې اعتماد ختم شوے دے، دوئ خو په ښکاره یو رنګ دی او په شا بل رنګ

دی، قام پکښې مری او دوئ پخپلو کښې یو کیږی نه، د دوئ د مفاداتو په بنیاد قام نن تباه برباد شو، لهذا نن د دې اسمبلئ نه د بشیر خان د دې مبارکې چې نن د شهادت دلته مونږه د هغوی غم مانځو او بیا د خوشحالئ ورځ هم مانځو چې خدائے هغوی له ډیره عظیمه ورځ ورکړې ده، مونږه وایو چې د دې حل مذاکرات دی۔ افغانستان ،امریکه او پاکستان به کښینی، خلق وائی چې د امریکې پکښې څه کار دے؟ نو چې تا یوائې سپر پاور کړو او د امریکې خوښه نه وی، افغانستان پاکستان به تربنه روغه وکړی؟ ګپ لګوی، ما پرې سیزی، ما ځان نه تهانیدار جوړ کړے دے، اول مې روس وهلو اوس به امریکه وهم، بل کار به زما نه وی، زه به مرم او زه به چې کوم دے بریت تاؤم، نن حکمت او سوچ او فکر دا زما چې کوم دے نو نن ضرورت دے چې زه نن د امریکې، افغانستان او پاکستان د درېواړو قیادتونه، یوائې سیاسی قیادت نه، زه د فوج قیادت هم یادوم، فوجی قیادت چې خبره شی وائی سیاسی قیادت دا وائی او فوجی قیادت دا وائی، دا فوج د بل ځائے دے او دا سیاسی قیادت د بل ځائے دے؟ ټوله دنیا کښې خلق یو دی او چې پاکستان کښې خبره کیږی سیاسی قیادت دا وائی او فوجی قیادت دا وائی۔ جناب سپیکر صاحب، کردار معلوم دے، د قام د مستقبل مسئلې حل کول دا د سیاسی قیادت کار دے، د فوج کار چې کوم دے، هغه د سرحداتو حفاظت کول دی او نن کیانی صاحب په دے موقع چې هغه د ډیر صبر نه کار اخستے دے، هغوی وائی چې زه به حفاظت کوم، زه مارشل لاء نه راولم، پارلیمنټ سپریم دے۔ پکار دا وه چې زمونږ سیاسی قیادت او فوجی قیادت په شریکه کښینی لکه چې څنګه دلته زمونږه وزیر اعلیٰ صاحب، ګورنر صاحب، کور کمانډر صاحب کښینی او مشترکه خپلې مسئلې حل کوی، مرکز قیادت ته هم دا خواست دے چې په شریکه کښینی او دې مسئلې ته په سنجیدګئ سره وګوری۔ جناب سپیکر صاحب، چې کله دوئ اعتماد بحال کوی، داسې به نه وی چې سل په سل زما مفادات وی، سل په سل د امریکې وی، سل په سل د افغانستان وی، نو څه به زما وی څه به د بل وی، 'جیواور جینے دو' والا خبره به وی او چې کله دغه خبره زمونږ یوه شی، ایجنډا مو یوه شی، بیا به مذاکرات د چا سره کوؤ؟ کوم چې رښتیا دهشتګرد دی، چې کوم رښتیا Resistance کوی، شپږ میاشتې

ئے مذاکرات وکړل چې پته ولګیده، وائی دا چې کوم دے نو هغوی نه وو، تاسو سوچ وکړئ شپږ میاشتې مذاکرات وشو، وائی دا دهشتګرد نه وو، مونږ ته پته نشته چا سره مو مذاکرات کول؟ خدائے ته وګورئ سنجیدګئ سره، زه دا خبره وضاحت سره کوم چې زه القاعده نه یادوم، القاعده انټرنیشنل نیټ ورک دے، زه د افغانستان د ننه ملا عمر او د هغه د لاندې ملګرې یادوم چې هغوی سره د مذاکرات وشی، زما یقین دے چې په خلوص او په ایماندارئ مذاکرات وشی، دا مسئله به حل شی۔ که داسې نه وی نو بیا یو بل تجویز دے چې امریکه، افغانستان، پاکستان به کښینی، اعتماد به بحال کوی بلا تفریق، بلا امتیاز به کارروائی کوی، Good او Bad به پکښې نه وی۔ دا نشته چې هغه په پاکستان اټیک وکړی دا د افغانستان Good دے، چې په افغانستان اټیک وکړی دا د پاکستان Good دے، چې په امریکه اټیک وکړی دا دواړو Good دے، چې په دې دواړو اټیک وکړی دا د امریکه Good دے نو Bad کوم ځائے نه راولو؟ نو څوک ختموئ خو مونږ به ختمیږو، لهذا بلا تفریق Good او Bad پکښې نشته دے، دهشتګرد دهشتګرد دے، د دوئ خلاف بلا تفریق، یواځې وزیرستان نه، په ټول پاکستان کښې او په افغانستان کښې چې چرته چرته دهشتګرد دے، د هغوی خلاف کارروائی کول غواړی۔ که چرته داسې وشی نو یقیناً چې بیا به هم د امن قیام ممکن وی، که داسې نه وی سپیکر صاحب، زه په دے اجازت غواړم چې بیا دهشتګرد وی دهشتګردی به وی، چې دهشتګردی وی د بشیر بلور صاحب غوندې لیډران به مونږ بائیلو، داسې بهادران به مونږ بائیلو، په خاورو کښې به زمونږ وینې توئیږی او تاسو او مونږ خو خوش قسمته یو چې یو بل نن وینو، کیدے شی چې سحر له راځو مونږ کښې کمے وی، بله ورځ راځو نور کمے وی او دغه رنګ خبرې بیا نورې کوؤ، لهذا زه بشیر صاحب ته سلام پیش کوم، ورسره هغه شهیدانو ته چې ورسره شهیدان شوی دی، هغوی ته سلام پیش کوم، هغه پولیس ایس ایچ او ته چې شهید شوے دے، هغه ته سلام پیش کوم او زه جناب سپیکر صاحب، د اردو هغه یو شو چې د مرګ په، بشیر خان به ډیر په ښه انداز کښې وئیل، زه هم وایم چې مرګ یو ځل دے چې څوک اویریږی هر وخت مری، چې کوم

سړے نه ویرېږی یو ځل مری۔د یو ځل د غیرت مرگ مو قبول دے د بې غیرتئ ژوند مو قبول نه دے ځکه چې کوم دے وائی:

کون کہتا ہے کہ موت آئے تو مر جاؤں گا — میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا
زندگی شمع کی مانند جلاتا ہوں ندیم — بجھ تو جاؤں گا مگر صبح بھی کر جاؤں گا

(تالیاں)

او زه جناب سپیکر صاحب، د پښتو په شعر اجازت غواړم چې دا ټول ملگری به ما سره په دیکښې شریک وی، دا ورځ مونږ نه تقاضا کوی د خپل د قام د مستقبل د پاره او په دے چې وائی:

زه یم پښتون زما په سر شمله کړه وتړئ
پس له مرگه چې مې زنه په خاصه وتړئ
دا مې د پلار نیکه یادگار دے چې ژوندے پاتې شی
ښازې د قبر ته مې توره او نیزه وتړئ
که په ژوندون مې پوره نه شو دا ارمان دے زما
د انقلاب جهنډه زما په جنازه وتړئ۔

والسلام۔

جناب سپیکر: شکریہ۔جناب فضل اللہ خان، وقت کی کمی کا ذرا خیال رکھیں جی۔

جناب فضل اللہ: شکریه سپیکر صاحب، ستاسو ډیره شکریه ادا کوم چې په دې اهمه موقع تاسو ما له ټائم راکړو۔ دلته مونږه نن د یو غیرتی پښتون، بهادر، رحمدل لیډر ذکر کوؤ چې یو ډیر افسوسناکه واقعه شوې ده، شهید بشیر احمد بلور صاحب، کوم چې زما والد صاحب سره مسلسل په اسمبلئ کښې یو ځائے پاتے شوے دے او ما له هغوی د یو کشر د یو وراره په شان محبت راکړے دے، زه د هغوی شهادت ته نن سلام پیش کوم او د هغوی سره چې د هغوی کوم ملگری شهیدان شوی دی، د هغوی ټولو شهادت ته سلام پیش کوم او ان شاء اللّٰه دا طمع لرم چې د هغوی په دې وینو به ان شاء اللّٰه زمونږه په دې صوبه کښې، په دې پختونخوا کښې، په دې پښتون قام کښې امن راځی او دلته به یو آباد او یو پرامن صوبه جوړیږی۔

سپیکر صاحب، که تاسو وګورئ نو زمونږ په ټولو پښتنو لیډرانو باندې حملې کیږی، یوائې په اے این پی نه دا زمونږ د ټولو پښتنو مسئله ده۔ که تاسو سوچ وکړئ مولانا صاحب باندې حملې شوې دی، قاضی صاحب باندې شوې ده، اسفند یار خان باندې حمله شوې ده، شیر پاؤ صاحب باندې حملې شوې دی، امیر مقام صاحب باندې حملې شوې دی او زه پخپله د دهشت ګردئ شکار یم، زما والد صاحب د دې اسمبلئ پینځه ځله ممبر پاتے شوے دے، هغه په دې اور کښې تلے دے، تره مې پکښې وفات شوے دے، نن که زه دا وایم چې دا شے ختم شو او زمونږ نمبر وو لاړو ختم شو، دلته ډیر کسانو نمبر تیر کړو، د ډیر کسانو پاتے دے، د خدائے د پاره رایوځائے شئ، ستاسو په وساطت باندې دې ټولو ممبرانو صاحبانو ته، وزیر اعلیٰ صاحب، ګورنر صاحب ته، ټولو ته دا وایم چې د اسلام آباد نه، د بلې صوبې نه تاسو له خلق نه راځی، هم دغه د صوبې خلق راغونډ شئ، سیاست پریږدئ چې امن وی دهشت ګردی نه وی، مونږ به الیکشن وکړو، مونږ به لاړ شو یو بل سره به مخالفت وکړو، د یو بل هغه پارټو دغه به وکړو او چې امن نه وی او په دې صوبه کښې اور وریږی، زه به څه الیکشن له لاړ شم، هغه بل زما ورور به څه الیکشن له لاړ شی؟ نن د اختلافاتو ورځ نه ده، نن ځان سره څه به کوئ، راشئ ټول مشران یوځائے شئ، یو آل پارټیز جرګه رااوغواړئ د پښتنو، د دې صوبې دلته د هرې پارټئ نمائنده شته، جرګه رااوغواړئ کښینئ، خدائے د پاره یو شئ چې په دې دغه باندې سرے یو سوچ وکړی په دې اور باندې، یا داور مړ کړئ، که دا سوچ کوم چې په ما تیره شوه، دې بل ته انتظار کوم، خاندم نو دا د ختمیدو نه ده، نن په ما ده سبا په تا ده، کوشش دا وکړئ چې دې دې وخت کښې سیاست نه کوؤ یو بل سره، اختلافات هیر کړئ، راځئ چې یو شو او چې کله هم یو شو نو ان شاء اللّٰه چې خدائے پاک به په دیکښې برکت اچوی او دا صوبه به په امن روانه وی، چې کله مونږه په زړه کښې یوه وی او په خوله کښې بله وی نو نه امن راتلے شی، نه سکون راتلے شی او نه الیکشنې کیدے شی، نه پارټیانې چلیدې شی، د خدائے د پاره زه ستاسو یو کشر یم، زه درته دا پیغام درکوم چې دا ټول مشران راځئ یو شئ او داسې یو جرګه جوړه کړئ، دا اول په مذاکراتو، په منت باندې، په سوال باندې چې هغه نه وی

نو بیا خو د فارسئ دغه دے ، وائی چې تنگ آمد به جنگ آمد، بیا خو سړے مجبوراً هر څه کوی۔ اول د پښتو طریقه دا ده چې سړے جرگه وکړی، کښینی او یو بل سره خبرې وکړی، دا د یو پارټئ خبره نه ده، دا زمونږ د هر پارټئ د هر پښتون خبره ده او راځئ چې دا خپل پښتانه، دا ځان ته بد نه ښکاره کوؤ، دا زمونږ لیډران دی، دا ټول زمونږ مشران دی، که د هرې پارټئ سره دی، راځئ چې کښینو او په دې باندې سیریس سوچ وکړو، که مونږ دا وایو چې نه دا د بل چا جنگ دے او مونږ پکښې ځان دغه کړے دے ، دا زمونږه مشران چې پکښې مری دا څوک دی، دا د بل ځائے نه خو نه دی راغلی؟ راځئ چې پرې سیریس سوچ وکړو او په دې باندې یو فیصله وکړو او زه دا یقین ساتم چې زما دا مشران به زما په دې پیغام نن په دې ورځ باندې په دې سیریس سوچ کوی او کښینی به او یو جرگه به راغواړئ، الله د وکړی چې په دې صوبه کښې او په دې ټول ملک کښې امن راشی۔ امین، والسلام۔

<u>جناب سپیکر</u>: *شکریہ جی۔ قاسم خان خٹک صاحب، وقت کا خیال رکھیں جی، جی بسم اللہ۔*

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: بسم الله الرحمن الرحیم۔ شکریه جناب سپیکر۔حقیقت دا دے چې بشیر بلور شهید چې کوم کردار وو په دې اسمبلئ کښې، دا صوبه نن ټوله سوگواره ده او ټول ملک باندې دا غم پهیلاؤ دے ، دا حقیقت دے چې چرته ښځې سره ملاؤ یم، سړی سره ملاؤ یم، ځوان سره ملاؤ یم، کشر سره ملاؤ یم، ټول د بشیر بلور په غم کښې نډهال پراته دی، خبرې نه شی کولې، دومره پورې حالات دی او بشیر بلور د دې سیکرټریټ زینت وو، د هغه سحر نه واخلې تر ماښامه پورې بلا روک ټولو خلقو ته به دروازې کهلاؤ وې، زمونږ دا یقین دے چې دا خلاء به بیا پوره نه شی جی او زه د هغوی خاندان سره او هغوی سره چې څومره کسان شهید شوی دی، زه Specially دې هاؤس ته دا ریکویسټ کوم چې دې بشیر بلور د پاره Specially چا د خلې تلخی شوې وی، چا څه خبره ورسره شوې وی، غیبت شوے وی، کم از کم هغوی ته بخشش وکړی او چې مونږ د دوئ د پاره همیشه همیشه دعا کوؤ او د دوئ سره چې څومره کسان شهید شوی دی، زه Repeat کوم نه هغه خبرې چې کومې مشرانو وکړې، Endorse کوؤ خو هغه ته به مونږ د خراج عقیدت گلونه پیش کړو او حقیقت دا دے چې دا کوم ایس ایچ او

صاحب چې دے ، ده د یو عزتمند خاندان سره تعلق ساتلو او د هغوی کومه جنازه چې وشوه، هغه د ضلع کرک وو او هغه دا دریم ځل دے چې په ده باندې دا حادثه، چې کومه دا واقعه وشوه، د دې نه مخکښې هم بشیر بلور شهید ته ده ځان پیش کړے وو او دے دا اوس Recently حج ته چې تلو، ده اووئیل یو ځل مې دا ارمان دے چې زه کوم دا حج وکړم او واپس راشم، اوس دلته خو مونږ ته دومره خطره ده چې زه بیا په دې قابلئ کښې ایس ایچ او به یم که نه یم، دا د دوئ مونږ ته خپل الفاظ وو او Last year چې په دې باندې څه وخت چې دا دهماکه شوې وه سر، په دې هاؤس کښې مونږ دا ریکویسټ کړے وو چې دا یو نډر، بهادر فرض شناس پولیس افسر دے ، دوئ ته سپیشل خصوصی ترقی د ورکړی او زه Specially نن وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے ، زه ریکویسټ ورته کوم چې د هغوی بچو د پاره د شهادت پیکج نه بغیر د هغوی د پاره چې څومره څه کیدے شی او د دې ملک چې څومره اعلیٰ ترین اعزاز ورکیدے شی او پروموشن خو د دوئ خواهش وو، بعد از مرگ که هغوی ډی ایس پی پروموټ کړئ تاسو، ان شاء الله خدائے پاک به ستاسو درجه بلند کړی او الله د تاسو ته اجر درکړی دغه باندې او بشیر بلور باندې چې څومره څه خبرې وشی هغه کمې دی، خوشحال خان وائی چې:

- چې دستار تړی هزار دی   د دستار سړی په شمار دی

دا نمونه سړی چې کوم دی ډیر کم به وی، الله د مونږ ته د ده کمے چې کوم دے ، تل تر تله چې کومه ده او د ده په بچو د دا برکتونه وشی، مونږ د دې په خاندان کښې او د جمعیت علمائے اسلام طرف نه مونږ ټول جی د دوئ دې غم کښې متواتر شریک یو۔ ډیره مهربانی، ډیره شکریه۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ جی۔ یبنارٹی سے آصف بھٹی صاحب۔

<u>جناب آصف بھٹی</u>: شروع خداوند کے بابرکت اور جلالی نام سے کرتا ہوں۔ تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے میں خداوند تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ شہید بشیر بلور صاحب کو خداوند تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے خاندان کو ہمت اور طاقت دے تاکہ وہ یہ نقصان برداشت کر سکے اور ان کو صبر دے۔ سب یبنارٹی کے حوالے سے میں بات کرونگا کہ ہمیشہ جب بھی میں نے ان سے یبنارٹی کے حوالے سے If it is a social, moral, political whenever we ask favour for

minorities, he said ‘Yes’ and he did it. And I want to say in simple words that he was ‘Maseeha’ for our community, if it a Hindu or Christian community, he had played a very positive role for Christian and Hindu community. Really it is difficult for me to speak about him because I know how much I respect him, just like my elder and I think I lost my family member. Bashir Bilour was a great and brave person who has sacrificed his life for the people of Pakistan and for peace. If you remember Sir, few months ago there was an attack on Mardan Church, it was a terror attack and that our Bashir Bilour Shaheed has already given a life for peace in a terror. This is not a matter that this is majority or minority; this is our joint effort to fight against terror. I think this is a time that all political parties sit together and find a solution that how we will defeat this terror, how we will get success in this terror war? Sir, on behalf of my Christian and all minorities, I once again تعزیت کرتا ہوں سر، خداوند تعالیٰ ہم سب کو اپنے امان میں رکھے اور ہم سب کو اتنی ہمت اور طاقت دے تاکہ اپنی آنے والی نسلوں کیلئے ایک اچھا پاکستان، امن، محبت کا گھوارہ بنا سکیں۔ خداوند ہم سب کے ساتھ ہو، آپ سب کو بہت برکت دے۔ تھینک ویری مچ سر۔ پاکستان زندہ باد۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ ظاہر علی شاہ صاحب۔

<u>سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت)</u>: شکریہ جناب سپیکر۔

قربان جاؤں تجھ پہ اے ارض وطن   کہ رسم چل نکلی ہے کیوں نہ سر اٹھا کے چلیں

جناب سپیکر، آج یہ اسمبلی موجود ہے، ممبران بھی موجود ہیں لیکن اس اسمبلی کی روح میں اسے کہونگا کہ جو بشیر بلور صاحب تھے، متحرک روح آج اس اسمبلی میں موجود نہیں ہے۔ میں لیاقت شباب صاحب کی باتوں کو، میاں افتخار صاحب کی باتوں کو آگے بڑھاتے ہوئے صرف اتنا کہنا چاہونگا کہ آج یہ وقت ہے کہ اگر یہ تمام سیاسی پارٹیاں سر جوڑ کے نہ بیٹھیں اور اس مسئلے کا حل آج اگر انہوں نے نہ نکالا تو آج یہ شمع جو بشیر بلور صاحب کی کرسی پہ جل رہی ہے، کل میری کرسی پہ ہو گی، پرسوں شاید کسی اور کی کرسی پہ ہو اور اسی طرح تعزیتی اجلاس ہوتے رہیں گے اور ہم ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں گے اور وہ قوتیں جو آج ظاہراً ایسی نظر آتی ہیں کہ وہ ایک مضبوط قوت بن چکی ہے اور اگر ان کے ساتھ مذاکرات کا حوالہ دیا جائے یا کسی بھی حوالے سے اس مسئلے کو حل نہ کیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ آج اور آئندہ ہماری آنے والی نسلیں ہمیں

بحیثیت نمائندہ اس اسمبلی کے، اس صوبے کے ہمیں نہیں بخشیں گی۔ تو یہ وقت ہے اور وقت کا میرا خیال ہے کہ اس سے بڑا پیغام جو ہمیں دیا گیا ہے بشیر بلور شہید کی شہادت کی شکل میں، اس سے بڑا پیغام ہمیں دوسرا شاید کوئی نہ ملے اور آج بھی ہماری اگر آنکھیں نہ کھلیں تو پھر خدا ہی ہمارا مددگار ہو، خدا کے ہی آسرے پہ ہم بیٹھ سکتے ہیں۔ میری تمام سیاسی پارٹیوں، بشمول جتنی بھی مذہبی پارٹیاں ہیں، سے یہ استدعا ہے آپ کی وساطت سے، اس اسمبلی کے فلور کی وساطت سے کہ خدا کیلئے یہ وقت ہے، پاکستان ایک بہت بڑے امتحان سے گزر رہا ہے اور یہ جو نمائندگان جو اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں، چاہے وہ صوبائی اسمبلیاں ہیں، چاہے وہ قومی اسمبلی ہے یا سینیٹ ہے یا وہ لوگ جو اسمبلیوں میں موجود نہیں ہیں اور اس پاکستان میں وہ سیاست کرتے ہیں، ان کیلئے ایک بڑا لمحہ فکریہ ہے، اگر آج ہم اس کا حل نہ نکال سکیں، اگر ہم نے اس میں ابھی بھی دیر کی تو پھر بہت دیر ہو جائے گی اور اس کا پھر علاج شاید کسی کے پاس نہ ہو۔ میں ان الفاظ کے ساتھ ایک دفعہ پھر بشیر بلور صاحب شہید کے بھائیوں کے اور ان کے بیٹوں کے اور ان کی فیملی کے اور جو لوگ شہید ہوئے ہیں، ان کی تعزیت میں ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور خدا ان کو صبر جمیل عطا کرے اور خدا ان کو وہ ہمت دے کہ جو صدمہ جو تکلیف، جس کرب سے وہ گزرے ہیں اور گزر رہے ہیں، اس میں خدا ان کی مدد کرے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ سردار حسین بابک صاحب، وقت کی کمی کا احساس کرتے ہوئے اور بھائیوں کیلئے تھوڑا موقع دیدیں، مختصر الفاظ میں۔ جی سردار صاحب۔

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> جناب سپیکر صاحب، پرونئ ورځ خو حقیقت دا دے چې ډیره مشکله په دې حواله هم ده چې نن خو الفاظ هم نه جوړیږی چې هغه خپل ګران مشر، خپل د پارټۍ لیډر، د پارلیمان زمونږ لیډر، هغه ته عقیدت هم وړاندې کړو، هغوی ته خراج تحسین هم پیش کړو خو زهٔ به دا اووایم چې دا ټولو مشرانو څنګه چې په خپل خپل نظر باندې په خپلو خپلو الفاظو کښې خراج عقیدت هم پیش کړو، خراج تحسین پیش کړو، هغه د خټک صاحب هغه یو شعر چې هغه خټک صاحب به وئیل چې:

نن ټول خلق د هغې محبوبه سندرې وائی
نن ټول خلق د هغې محبوبه سندرې وائی
خټک چې به د ځان سره ژړله کله کله

سپیکر صاحب، حقیقت هم دا دے چې د هغه نر باتور، تورزن دې کرسئ ته ګورو او بیا په هغې دې ګلونو ته ګورو نو دیکښې هیڅ شک نشته چې زمونږ د پاره ډیر زیات کټهن وخت دے، ډیر زیات مشکل وخت دے او ډیر زیات سخت وخت دے او بیا دا یوه خبره، د بشیر خان خو ډیرې زیاتې خبرې مونږ ته په ګوته شوې خو دا یوه خبره چې ده چې دګور شپه په کور نشی کیدے یا د کور شپه په ګور نشی کیدے، سپیکر صاحب، بیګاه چې زهٔ سملاستم نو ما وئیل چې دا وګوره چې دومره نر مشر، دومره تورزن مشر، د هغه جدوجهد چې په هغې کښې هغه غیر متزلزل وو او د نرتوب خپل هغه Stand چې دے، هغه مؤقف چې دے، هغه ئے هله پریښودو چې تر قبر پورې ئے هغه خپل مؤقف ورسولو۔ سپیکر صاحب، ما سره خو الفاظ نشته چې زهٔ په کومو الفاظو باندې خپل ګران محترم مشر ته د عقیدت ډالئ وړاندې کړم، بیا د هغوی ټول ژوند ته چې میاں صاحب هم په هغې باندې خبره وکړه چې په کومو الفاظو کښې هغه ته خراج تحسین پیش کړم او د ځان د پاره خو ځکه ګرانه ګڼم، مشکله هم ګڼم، هغه د پښتو متل دے، وائی چې سر وی نو په شا باندې باد نه لګی، سر موجود وو اختیار خو مونږ ټولو سره وو، هغه هم زمونږ مشر وو، هغه سره اختیار وو او هغه سره داسې اختیار وو چې سره د ذمه وارئ ورسره اختیار وو او مونږ سره هم اختیار وو خو مونږه هغه ذمه واری شاید چې ترسره کړې نه وی ځکه چې زمونږ مشر موجود وو نو زمونږه ذمه واری هم هغه ګران مشر چې دے هغه سر ته کړې ده خو نن ضرور دا وئیلے شم د عقیدت په توګه ئے وئیلے شم چې ان شاء الله، ان شاء الله دا د کومې مدرسې نه چې زمونږ دا محترم مشر فارغ وو او تاسو کتل چې شاید چې خلق مرګ له ورځی نو د مرګ پته ورته نه وی او دا هغه انسان وو چې دوئ ته د مرګ پته وه، دوئ هغه ماحول کښې هغه ژوند کولو، په هغه ماحول کښې هغه نره خبره کوله چې هغه مرګ له مخې له ورتلو، نو زما دا یقین دے چې مونږ ټول قوم دا ټول پښتانه او بیا یو بل شاعر په دې حواله باندې وائی، دا د بشیر خان مینې ته، د بشیر خان خلوص ته، د هغه خودداریٔ ته، د هغوی خوداعتمادئ ته، دا نرتوب ته چې ګوری نو دا یو شاعر وائی چې:

ستا مینه رښتیا وه چې قربان د له وطنه کړه

او تا خو ګرانه مشره پختونخوا ټوله غمژنه کړه

نو سپیکر صاحب! زهٔ دا وایم چې ګران محترم بشیر بلور صاحب صرف پختونخوا نه، ټول وطن چې دے، ټول ملک چې دے، هغه غمژن کړے دے خو ان شاء الله مونږ د خپلې وعدې پخلے کوؤ چې دا د کوم آرام د پاره، د کوم مقصد د پاره بشیر خان د خپل ژونده تیر شو، ان شاء الله، ان شاء الله مونږ هم د هغې قافلې سپاهیان یو، د هغه بابا بچې یو چې د کوم بابا د مدرسې نه هغه تربیت اخستے وو، مونږ هم د هغې مدرسې نه فارغ یو ان شاء الله، د هغې سپاهیان یو، د هغې بچې یو، تر مرګه مرګه پورې به ان شاء الله د بشیر خان په لاره باندې د هغوی په نقش قدم باندې به سپیکر صاحب مونږه روان یو۔ سپیکر صاحب، دا موقع داسې ده چې دلته مونږ ټول د خپلو جذباتو او د احساساتو اظهار وکړو نو بیا د Way out خبره کیږی، تاسو وګورئ نن ټول قام په دې صلاح دے چې دا ترهه ګری ده، دلته اړے ګړے دے، دلته ماحول چې دے هغه بدرنګه دے نو زما یقین دا دے چې مونږ خو دا ګڼو دا عوامی نیشنل پارټی په حیث باندې، اګرچې دا خبره سیاسی نه ده، مونږ ته خو لګی دا چې مونږ خپل کردار ادا کوؤ خو بیا هم که زمونږ د ترهه ګرئ په دې جنګ کښې د کردار کمے وی، په سر سترګو ان شاء الله زمونږ ټول قام سره دا لوظ دے، زمونږ د ټول قام سره دا وعده ده او زمونږ بشیر بلور صاحب او په دې جنګ کښې چې زمونږ څومره مشران او ملګری شهیدان شوی دی، دا زمونږ د هغوی د 'سلو' سره دا وعده ده، د هغوی د قبرونو سره زمونږ دا وعده ده چې ان شاء الله، ان شاءالله په هغه قدم به مونږ قدم ایږدو۔ په هغه لار به مونږ روان یو او د هغه ترهه ګری بیخکنی چې ده، تر هغې وخت پورې به زمونږ دا مهم جاری وی چې تر څه وخت پورې په دې وطن کښې پوره امنیت راغلے نه دے خو بیا هم هغه خلقو ته زهٔ دا خبره کوم چې که چرې زمونږ په پارټ، زمونږ په حصه، نو زهٔ ورته دا خبره کوم چې:

ے مونږ لیونو د خپلې خاورې د ناموس د پاره
مونږ لیونو د خپلې خاورې د ناموس د پاره
هغه قرضونه هم ادا کړل چې راپورې نه وو

سپیکر صاحب، ټول قام له دا ډاډګیرنه ورکوؤ، ټول قام له دا تسلی ورکوؤ چې ان شاء اللّٰه په دیکښې دویمه رائے نشته۔ میاں صاحب په هغې باندې ډیر په تفصیل باندې خبره وکړه چې تاسو وګورئ ما هغه بله ورځ هم دا خبره کړې وه چې نن که بشیر خان نشته نو زۀ هغه دهشت ګردو ته هم دا خبره کوم چې ته نن لاړشه او هارون خان چې د بشیر بلور صاحب بچے دے، ځوئے دے، د هغه حوصلې ته وګوره، ما هغه ورځ هم دا خبره وکړه چې که د میاں صاحب یو لخت جګر که نن نشته نو راشه او د هغوی د حوصلې او د هغوی د جذبې او د هغوی د بهادرئ ثانی پیدا کړه، نو مونږه هغه دهشت ګردو ته هم دا خبره کوؤ چې که هغوی د خپلو ناکردو نه نه اوړی نو بیا بل طرف ته هم نظر وکړئ چې که افراد مړه کړئ، سوچ نه شئ وژلې ،سوچ موجود دے، سوچ متحرک دے، سوچ قوی دے، سوچ خور دے او ان شاء اللّٰه، ان شاء اللّٰه دا زمونږ وطن دے، دا خاوره زمونږ مور ده، د دې اولس د پاره، د دې وطن د پاره، د دې خپلې خاورې د پاره، د دې خپلې مور د پاره د خپلو سرونو نه به زاریږو، په دې وطن کښې به ان شاء اللّٰه امن قائموؤ او دا په ډاګه وایو، ما دا خبره وکړه چې زمونږ د پاره، نن زما په شان د سیاسی د عوامی نیشنل پارټئ د ورکرانو د پاره نن میدان جوړ دے، زه ځکه نن د هغې جذبې اظهار کوم چې ما اووئیل چې مشر وو، شاید چې مونږ ته دومره ضرورت نه وو، نن برملا خبره کوم چې د بابا فخر افغان باچا خان سپاهیان په ډاګه ولاړ دی، اووه سوه مشران کارکنان تنظیمی عهدیداران لاړل، که د اووه لکهو د قربانئ ضرورت وی په ډاګه ولاړ یو، په غیرت ولاړ یو، په خپل وطن به ننګ کوؤ، د خپل وطن د پاره به جنګ کوؤ، د خپلو سرونو نه به قربانیږو او نور شپ شپ چې کوم خلق کوی، هغوی ته هم دا خواست کوؤ چې جنګ چې دے دا په ډاګه دے، د دوه سوچونو خبره ده، یو طرف ته هغه سوچ دے چې زما سکولونه الوزوی، چې په جنګی طور باندې ماشومان معذوروی۔ بل طرف ته هم د هغې سوچ خلق راځی، نن د پولیو ټیمونو په ذریعه باندې حملې کوی چې زما د دې وطن بچی په جسمانی توګه باندې معذوره شی، جماتونه الوزوی، مدرسې ورانوی، ممبران وژنی، عام خلق شهیدان کوی، په ډاګه خبره کښې یو طرف ته د هغه سوچ خلق دے او بل طرف ته د دې سوچ خلق دے چې دلته

امن غواړی، دلته خوشحالی غواړی، دلته ترقی غواړی، دلته آبادی غواړی۔ مونږ دا هیچا ته نه وایو، زمونږ مشر ټولو سیاسی جماعتونو ته اپیل کړے دے چې راشئ د وخت په نزاکت باندې ځان پوهه کړئ، فیصله وکړئ چې هغه طرف ته ودریږئ او که هغه طرف ته ودریږئ، مونږ خپل قام ته، خپل خدائے ته هسکه غړئ ولاړ یو چې د قربانئ یو لوئے تاریخ مونږه جوړ کړو، د الفاظو نه، دا په مونږ قرض وو مونږه ادا کړو، دا زمونږ فرض دی مونږه ئے ادا کوؤ، که نور هم په مونږ قرض وی دا زمونږ وعده ده ان شاء الله چې هغه قرض به هم ادا کوؤ او د دې وطن د اولس او د دې وطن د امن قیام چې دے، دا به یقینی کوؤ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، بخښنه هم غواړم چې غم او درد شاید چې د جذباتو الفاظ دومره توند کړی وی خو بیا هم هغه دهشت گردو ته، هغه اجرتی قاتلانو ته او هغه ظالمانو ته د سائل صاحب په دې شعر باندې اجازه اخلم چې:

ے دا ترمې ترمې شونډې به مو تر نه شی ملګرو
دا ترمې ترمې شونډې به مو تر نه شی ملګرو
تر څو چې وی ثاقی د دې جامونو څوکیدار

او سائل صاحب بیا مخکښې وائی چې:

ے سائله دا منم چې ستا شړئ شلول اسان دی
خو شال به پکښې بائیلی د شالونو څوکیدار

ډیره زیاته مهربانی جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: *شکریہ۔ثاقب خان، کوشش کریں جی کہ مختصر ہو۔وزیر اعلیٰ صاحب بھی بیٹھے ہیں وہ Wind up speech کرینگے جی۔ جی۔*

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ سر، مشرانو خبره کړې ده خو زهٔ ځکه راپاڅیدم جی چې ما ته دا فخر حاصل دے چې زما د ضلعې مشر وو، زما د ښار مشر وو او هغه داسې یو مونږ ته لاره، داسې رهنمائی ئے وکړه چې هغه ډیر کم خلق کوی۔ سر، زهٔ په دې پوهیږم چې دا ما د پاره د فخر خبره ده چې زما پارلیمانی لیډر، زما مشر، زما د ښار مشر، زما د ضلعې مشر، زما د پارټئ مشر نن شهید شو قوم د پاره۔ سر، زه په دې فخر کوم، زه په دې

پوهیږم چې دا د فخر مقام دے۔ سر، زهٔ په دې هم پوهیږم چې دا جنګ د پاکستان د بقاء جنګ دے او دې د پاره چې پښتانه او زمونږه د صوبې مشران، زمونږ لیډران، زمونږه ورکرانو چې کومې قربانیانې ورکړې دی دا د دې خاورې حق وو په مونږه باندې۔ سر، په دې پوهیږو خو سر زه په دې نه پوهیږم چې زما مشر به دومره لویه قربانی ورکوی دې قوم له، زما ورکران، زما ورونړه، زما خویندې، زما میندې هغه به قربانی ورکوی او دا قربانی به رائیګاں نه ځی؟ سر، دا زما عقل نه منی، په دې زهٔ نه پوهیږم۔ سر، زه په دې نه پوهیږم چې جنګ د پاکستان د بقاء دے، جنګ د پاکستان د بقاء دے او جنګیږم خالی زهٔ، دا زما عقل نه منی او نه زهٔ په دې پوهیږم۔ جناب سپیکر صاحب، زهٔ په دې هم نه پوهیږم چې عالمزیب حاجی صاحب شهید شو، ډاکټر صاحب شمشیر خان شهید شو او اوس زمونږه مشر شهید شو، په دې ایوانونو کښې تقریرونه وشول، تاسو او ما پرې تعزیتونه وکړل، تاسو او مونږ پرې کښیناستو او دلته مو پرې خبرې وکړې چې دا کول پکار دی دا نه دی کول پکار او ترنن ورځ پورې خلق دا وائی چې دا د اقتدار ایوانونه دی، دا د حکمرانو ایوانونه دی، دلته نه حکمرانی کیږی۔ خو زهٔ په دې نه پوهیږم چې حکمرانی زهٔ کوم، خبره زهٔ کوم، بدنامیږم پرې زهٔ او فیصلې بل څوک کوی؟ په دې سر زما عقل، زهٔ په دې نه پوهیږم چې دا څنګه جنګ دے چې خالی زما بچی د پاره دے، زما مشر د پاره دے چې په هغې تباهی خالی زما ده، چې پیسې راځی، ډالرې راځی نو د ټول پاکستان دی خو ملک زما ملک دے، چې سمه خبره کوم نو زهٔ غدار، زهٔ سور کافر او چې کله حلوه او د پیسو خبره وی نو لوټ مار کښې ټول وی که نه وی؟ نو زه نه یم پوهه دا څنګه ایوان دے سر؟ ما به تاسو سر په دې پوهه کړئ چې کله ایوان کښې فیصله ده او حکمرانی زهٔ کوم نو فیصلې د دې جنګ تر اوسه پورې ولې ونه شوې؟ پکار دا ده چې عالمزیب حاجی صاحب خدائے د وبخښی، شهید شو او دې ایوان نه خبرې وشوې، مشرانو وکړې، د هر یو پارټئ مشرانو وکړې، پکار دا دی چې د دې جنګ فیصله شوې وې خو د منږک او د پیشو لوبه هغه وخت هم وه او اوس هم ده، پکار دا دې چې شمشیر خان شهید شو چې فیصله ئے شوې وې ځکه چې دې ایوان کښې خلقو تقریرونه کړی وو، مونږه تقریرونه کړی وو، د هغې تقریرونو فائده، حکمران

څوک دے دې پاکستان کښې او هغه غواړی څه؟ هغه غواړی چې پښتانه ماشومان او زنانه، هغه د په بمونو کښې خلاصیږی او په مینا بازارونو کښې او په دغه کښې بغیر سر، بغیر جامو نه پراته وی چې مونږه ئے بورو سره پټ کړو، دا غواړی دا حکمران چې زمونږه ماشومان د په سکولونو کښې شهیدان کیږی او مونږه د وچتوؤ، دا غواړئ؟ حکمران د دې پاکستان د بقاء جنګ وائی دا غواړی چې زمونږه مشران د مری؟ جناب سپیکر صاحب، زه په دې نه پوهیږم۔ جناب سپیکر صاحب، زما خواست دې ټولو مشرانو د طرف ته، بل د هاؤس لیډر صاحب ته، چیف منسټر صاحب ته چې کښینی او مونږه له د جواب را کړی۔ اسلام آباد کښې د کښینئ، ادارو سره د کښینی چې دا جنګ تاسو کولے شئ که نه شئ کولے ؟ که ستاسو لوبه دا ده چې د پاکستان بقاء به وی او مرم به ورکښې زه نو دا جنګ زمونږه نه دے ، بیا دا مونږه نه منو ، که تاسو ئے نه شئ کولے هم، مونږ ته اووایئ، پښتنو همیشه خپل حفاظت کړے دے ، د خپل قام ئے حفاظت کړے دے ، د انګریز وخت نه واخله تر نن ورځې پورې هم دا پښتانه چې مخکښې شوی دی او هم دې خلقو ځان وژلے دے او هم دې خلقو آزادیانې راوستې دی او هم دې خلقو دا خاوره بچ کړې ده۔ مونږه ئے کولې شو جی خو فیصله به کوی سر، چې نه ئے شی کولے مونږه ته د اووائی، که لوبه کوی نو په دې لوبه کښې مونږ نه یو، دې لوبه کښې مونږه نه یو، دا لوبه تاسو په خپله خاوره باندې کوئ، دا زما کور ته مه راولئ، همیشه د پاکستان د بقاء جنګ دے او مرم ورکښې زه، دا پاکستان له بس زه پاتې یم، دا هم زه یم خالی؟ او همیشه نه د ټولو نه زیاته ناانصافی مونږه سره شوې ده، دا مونږه ورته داسې دغه ښکارو؟ جناب سپیکر، دا ایوان د اقتدار ایوان به ضرور وی، دا به د خلقو د خلې ایوان وی، دا به د خلقو نمائندګی کوی خو دا د حکمرانو ایوان نه دے ، دا د حکمرانئ ایوان هډو دے نه، که وے عالمزیب حاجی صاحب نه پس به دا فیصلې به شوې وې او چې زمونږه کومې خبرې وې اوس به دا جنګ نه وے ، اوس به زمونږه بچی نه مړه کیدل، اوس به زمونږه لیډران نه مړه کیدل، اوس به زمونږه مشران نه مړه کیدل۔ جناب سپیکر، زه خواست کوم، تاسو ته خواست کوم، دلته ناست مشرانو ته خواست کوم، هر یو ته چې کښینئ په اسلام آباد کښې جی او مونږه ته زمونږ

ځائے اوښايئ، که د پاکستان د بقاء جنګ دے ، هر يو پاکستانے به کوی، خالی مونږه به ئے نه کوؤ۔ که شهيد کيږی هر يو قوم به شهيد کيږی، خالی زما مشران، زما لوريانې، زما خويندې زما بچی به جنګيږی، که جاهليږی، تاسو به هم جاهليږی، زما سکولونه به خالی نه الوزوی۔ جناب سپيکر، دا فيصله په دې اسمبليانو کښې نه کيږی، دا په نيشنل اسمبلی کښې هم نه کيږی، دا به حکمرانانو سره کوئ چې تاسو حکمرانی ورکوئ خلقو له که نه ورکوئ؟ دا فيصله پکار ده چې وشی، دا نور هر څه شے ګپ دے۔ جناب سپيکر صاحب، تاسو ته پته ده چې بشير بلور شهيد، کاکا به مې ورته وئيل جی او زما په خيال کښې چې په دې اسمبلئ کښې چې ما څومره جهګړې ورسره کړی دی، بل چا به نه وی کړی۔ جناب سپيکر، نن زما چې څومره نقصان د هغه په شهادت شوے دے د بل چا به نه وی شوے۔ زما د ښار، زما د ضلعې، د ډويژن، زما د پختونخوا، زما د پاکستان يو مشر وو چې ما نه لاړو، زما بدتميزی ئے هميشه په شفقت سره ئے زه پوهه کړے يم، ما که سخته هم کړې ده، زه ئے د پلار غوندې پوهه کړے يم، نن د هغه ارمان راځی مونږه له خو باچا خان يو ځل وئيلی وو چې دا مرده پرست قوم دے ، په دنيا کښې چې ژوندی وی نو څوک ئے قدر نه کوی او چې مړ شی بيا ئے وی۔ زه د هغه مرده پرست قوم مرده سړے يم، نن ما له هم ارمان راځی خو پاکستان د فيصله وکړی، د پاکستان د بقاء جنګ د پښتنو جنګ خالی نه دے ، د پاکستان د بقاء جنګ کښې پنجابيان هم راځی، سندهيان هم راځی، مهاجر هم راځی، پښتانه هم راځی، هر يو قوم راځی، هر يو قوم، هر يو قوم، هر قوم، دا نه کيږی چې زه ډير بهادر يم زه جنګ هم کولے شم خو جنګ روان دے ، زه ورته ناست يم، زه ورته ناست يم او د يو اړخ نه، One sided war روان دے۔ جناب سپيکر، د دې جواب زما پکار دے او دا خلقو ته هم پکار ده چې پته وی چې دلته ناست، په اسمبليانو کښې کسان ناست دا حکمرانان نه دی، دوئ ټائم پاس کوی، مونږه د ميونسپل کارکردګئ د پاره يو، مونږه د سړک د پاره يو، مونږه د کنسټرکشن د پاره يو، مونږه د پاکستان اصولی پالسيی نه شو جوړولے او تاسو به تپوس کوئ جی، بدناميږم پرې زه او کار د بل چا دے ، د بقاء دا جنګ د

پاکستان خالی په ما فرض نه دے ، دا په ټول قوم باندې فرض دے ، په ټولو صوبو فرض دے ، دا به ټولې فیصله کوئ جی۔ ډیره مهربانی ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ تمام معزز اراکین، خصوصاً خواتین اور پارٹیوں کے دوسرے معزز ممبران سے معذرت کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ امیر حیدر خان ہوتی کو دعوت دیتا ہوں کہ جناب بشیر بلور صاحب کے ریفرنس کو Wind up کر لیں۔ عشاء کی اذان کا وقت ہو گیا امیر حیدر ہوتی صاحب۔

جناب امیر حیدر خان ہوتی (قائد ایوان): بسم الله الرحمن الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب، ستاسو ډیره شکریه ادا کوم چې نن مو ما له دا موقع راکړه چې زه د شهید بشیر بلور صاحب د شهادت په حواله د ډیرې لوئې عظیمې قربانئ په حواله، د هغه د غیرت او بهادرئ په حواله، د هغه د تاریخی کردار او د هغه د خدماتو په حواله یو څو الفاظ بیان کړم۔ نن په یو بل مشکل کښې هم زه ګیر یم ځکه چې ما ټول عمر په هاؤس کښې خپله خبره په پښتو کښې کړې ده خو د میډیا د دوستانو د طرفه بار بار دا تقاضا کیده چې نن د زه خپله خبره په اردو کښې وکړم، یا څه برخه د خبرې زه په اردو کښې وکړم۔ بهرحال سپیکر صاحب، زه به کوشش دا کوم چې زه وخت ډیر وانخلم ځکه چې زما جذبات، زما احساسات هغه د دې هاؤس د ممبرانو نه څه مختلف نه دی۔ اول خو زه د هغې ټولو مشرانو، ورونړو او د خویندو ډیره شکریه ادا کوم چې هغوی نن زمونږه د مشر د دغې شهادت او د قربانئ په حواله هغوی ته خراج تحسین پیش کړو او په ډیرو ښه الفاظو ئے هغه یاد کړو او زما په خیال په هاؤس کښې ناست د هر معزز ممبر به هم دا خواهش وو چې هغه د په دې موقع د خپل زړه خبره وکړی خو د وخت د کمی په وجه هغه ممکنه نه وه او ډیرو ملګرو او مشرانو ته دا موقع ملاؤ نه شوه چې هغوی د خپل زړه خبره نن په هاؤس کښې او په اجلاس کښې وکړی۔ محترم سپیکر، شهید بشیر بلور صاحب د مشرانو سره مشر، د کشرانو سره کشر، د دوستانو دوست د یارانو یار، د غیرتمندو غیرتمند او د بهادرانو بهادر وو او څنګه چې دلته مشرانو اووئیل دیکښې څه شک نشته چې هغه ډیر د بهادرئ ژوند تیر کړے وو، ډیر د غیرت ژوند ئے تیر کړے وو او چې څه ئے ارمان وو او څه ئے خواهش وو خدائے ورله مرګ هم د غیرت او د بهادرئ ورکړو۔ نن د هغه بهادری، د هغه قربانی، د هغه کردار د هغه خدمات د هغې ستائنه ضرور پکار ده او زما په خیال هغه ستائنه

تش دې صوبائی اسمبلۍ پورې محدود نه ده، هغه د یو سیاسی پارټۍ پورې محدود نه ده، نن د هغوی ستائنه نه صرف دا چې ټوله پختونخوا او ټول پښتانه کوی بلکه نن د دغې قربانۍ ستائنه ټول پاکستان کوی او بین الاقوامی مشران او لیډران ئے هم کوی خو یو حقیقت به ځان ته وړاندې ایږدو سپیکر صاحب، او دا خبره به زه اوس په اردو کښې وکړم۔ ایک حقیقت محترم سپیکر صاحب، ہمارے سامنے ہے، اب اگر ہم آنکھیں بند کر لیں اور ہم یہ کہیں کہ ہمیں کچھ نظر نہیں آ رہا، وہ الگ بات ہے، البتہ ایک حقیقت ہے وہ حقیقت ہمارے سامنے ہے، ہم اس کو دیکھ سکتے ہیں، ہم اس کو محسوس کر سکتے ہیں لیکن بد قسمتی سے کچھ لوگ کہتے ہیں، کچھ لوگ اس حقیقت کو نہ صرف یہ کہ تسلیم کرتے ہیں، اس کو دیکھ رہے ہیں بلکہ عملاً عملاً وہ اس تلخ حقیقت کا سامنا بھی کر رہے ہیں اور اس تلخ حقیقت کا مقابلہ بھی کر رہے ہیں لیکن بد قسمتی سے وہاں پر کچھ لوگ، کچھ دوست، کچھ مہربان اس حقیقت کو دیکھ تو رہے ہیں مگر بد قسمتی سے انہوں نے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں اور عملاً اس تلخ حقیقت کا سامنا کرنا، اس کا مقابلہ کرنا تو دور کی بات، چند الفاظ بھی شاید ادا کرنا ان کیلئے ممکن نہیں ہیں اور شاید اسی طرف میرے بھائی، میرے دوست ثاقب خان نے نہ صرف یہ کہ اشارہ کیا بلکہ کھل کر انہوں نے بات کی۔ آج ہم سب پر یہ لازم ہے کہ ہم اس عظیم شہید کی شہادت کے حوالے سے صرف بات نہ کریں، آج ہم صرف اپنے آپ کو خراج تحسین تک محدود نہ رکھیں، آج ہم صرف ان ذاتی رشتوں کا اور تعلقات کا اور ان کے سیاسی کردار کا ذکر نہ کریں بلکہ ہم یہ کہیں اور ہم یہ سوچیں کہ کس مقصد کیلئے انہوں نے یہ عظیم قربانی دی، وہ کونسا مقصد تھا جس مقصد کیلئے وہ اپنی جان پر کھیل گئے اور اس مقصد کیلئے ہم نے کیا کیا، ہم کیا کر سکتے تھے اور ہم کیا کر سکتے ہیں؟ اور یہ سوال میں اس اسمبلی کے اپنے ممبران سے نہیں پوچھ رہا، اس اسمبلی کی تو تاریخ ہی قربانیوں سے بھری ہوئی ہے، اس اسمبلی کے ممبران نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے اپنا لہو بہا کر اپنے وطن اور اپنے پاکستان کیلئے قربانیاں دی ہیں۔ محترم سپیکر صاحب، میرا یہ سوال آج اپنے ملک پاکستان سے ہے، میرا یہ سوال آج اس ملک کے تمام اداروں سے ہے، میرا یہ سوال آج پاکستان کی تمام پولیٹکل لیڈرشپ سے ہے اور میرا یہ سوال آج پاکستان کی ملٹری لیڈرشپ سے بھی ہے۔ یا تو یہ کہ ایک ایک کر کے، ایک ایک کر کے یہ قربانی ہم دیتے جائیں اور ہر قربانی کے بعد بیٹھ کر اس عظیم قربانی کا ذکر کریں اور اس شہید کو خراج تحسین پیش کریں جو ہمارا فرض بنتا ہے لیکن اگر ہم نے اپنے آپ کو صرف اس حد تک محدود رکھا تو میرے خیال سے یہ اس شہید کے لہو کے ساتھ اور اس کی شہادت کے ساتھ ہم غداری کریں گے۔ اس شہید نے جس مقصد کیلئے قربانی دی ہے اور اپنا لہو بہایا ہے،

آج پاکستان کو اس مقصد کیلئے قربانی دینا پڑے گی۔ آج پوری پاکستانی قوم کو اس مقصد، اس عظیم مقصد کو صرف بشیر بلور صاحب کا، صرف اے این پی کا، صرف اس صوبائی اسمبلی کا مقصد نہ سمجھتے ہوئے اس کو اپنا مقصد سمجھنا ہوگا اور اس کیلئے بڑے واضح ذہن کے ساتھ نہ صرف یہ کہ کچھ بنیادی فیصلے کرنا پڑینگے بلکہ عملاً ان پر عمل بھی پھر کرنا ہوگا۔ اگر یہ ہو گیا اور اگر ہم سب بحیثیت قوم یہ کر گئے تو ضرور ایک قیمت ہمیں ادا کرنا پڑے گی، ایک قیمت ہم نے ادا کی ہے لیکن کم از کم مزید جو قیمت ہم ادا کریں گے تو دشمن کمزور ہوگا اور پاکستان اور پاکستانی قوم مضبوط ہوگی لیکن اگر آج بھی ہم نے دوبارہ یہ تاریخی غلطی دہرائی محترم سپیکر صاحب، تو دشمن مزید مضبوط ہوگا اور پاکستان اور پاکستانی قوم خدانخواستہ، خدانخواستہ، خدانخواستہ مزید کمزور ہوگی۔ اسی لئے اس بات کو بہت آگے نہ بڑھاتے ہوئے، اس بحث کو مزید طویل نہ کرتے ہوئے آج جو یہ سوال کیا جارہا ہے کہ جو لوگ یہ کر رہے ہیں، وہ کیوں کر رہے ہیں اور ایک تاثر یہ دیا جارہا ہے محترم سپیکر صاحب کہ جس دن امریکہ افغانستان سے نکلے گا تو حالات خود بخود نارمل ہو جائیں گے۔ وہ لوگ تو خود یہ کہتے پھر رہے ہیں کہ امریکہ کا نکلنا اور امریکہ کا جانا ہمارا ایک مقصد لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ کھلے عام یہ کہہ رہے ہیں، اعتراف کر رہے ہیں کہ ہمارا مقصد صرف افغانستان سے امریکہ کو نکالنا نہیں بلکہ محترم سپیکر صاحب، جن کرسیوں پہ آج یہ معزز ممبران بیٹھے ہیں، جس کرسی پہ آج میں بیٹھا ہوں، جس کرسی پہ محترم سپیکر صاحب آپ بیٹھے ہیں، جس پراونشل اسمبلی میں اس وقت ہم موجود ہیں، جس جمہوریت کی ہم پیداوار ہیں، جس آئین کے ہم ماننے والے ہیں، وہ نہ ان اسمبلیوں کو تسلیم کرتے ہیں، وہ نہ جمہوریت کو مانتے ہیں، وہ نہ پاکستان کو مانتے ہیں، نہ وہ آپ کے اس نظام کو مانتے ہیں، نہ وہ انسانیت کو مانتے ہیں۔ تو اسی لئے اگر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ مسئلہ صرف اے این پی یا کسی ایک آدھ پولیٹیکل پارٹی کا نہیں ہے، یہ پورے پاکستان کا ہے، اسی لئے کہ کل ملک میں جمہوریت ہوگی اور الیکشنز ہونگے تو انہی پولیٹیکل پارٹیز میں ہی سے لوگ Elect ہونگے، انہی سیاسی اور مذہبی جماعتوں کی لیڈرشپ کو مینڈیٹ کی بنیاد پر یہ موقع ملے گا کہ وہ حکمرانی کرے، وہ عوام کی نمائندگی کرے اور دوسری طرف Mind set اور سوچ یہ ہے کہ وہ آپ کے اس نظام کو، اس آئین کو نہیں مانتے، وہ باغی ہیں، وہ انکاری ہیں۔ تو اگر وہ باغی ہیں اور وہ انکاری ہیں اس نظام سے، جمہوریت سے، آئین سے تو پھر دو ہی راستے ہیں ہمارے پاس محترم سپیکر صاحب، یا تو یہ کہ ہم یہ میدان ان کیلئے کھلا چھوڑ دیں اور ان کو کرنے دیں جو وہ کرنا چاہتے ہیں اور یا یہ کہ مل کر ان کا مقابلہ کریں اور جب میں مقابلے کی بات کرتا ہوں محترم سپیکر صاحب، تو قطعاً میرا مطلب یہ نہیں ہے جس طرح میاں

صاحب نے اس سے پہلے کہا، بڑی وضاحت کے ساتھ کہ میں فوراً بندوق اٹھا کر مقابلہ کروں، میں نے بندوق اٹھانی ہے یا میں نے مذاکرات کرنے ہیں، میں نے افغانستان کو Involve کرنا ہے، میں نے کسی اور بیرونی قوت کو Involve کرنا ہے یا نہیں کرنا، یہ تو بعد کی باتیں ہیں، پہلے میں اپنے ہاؤس کو تو In order کروں، پہلے پاکستان کی سطح پر بیٹھ کر میں یہ فیصلہ تو کروں کہ ہاں یہ مسئلہ میرا مسئلہ ہے اور میں نے ان حالات کا مقابلہ کرنا ہے۔ ہمیں الیکشنز کی پڑی ہوئی ہے کہ الیکشن آرہے ہیں اور کسی کو اگر کوئی امکانات نظر آرہے ہیں، بڑے روشن، تو اس کی وجہ سے شاید ہم منہ پھیر رہے ہیں۔ محترم سپیکر صاحب! اگر ظلم کا یہ سلسلہ چلتا رہا اور ایک ایک کر کے پولیٹیکل لیڈرشپ اور پولیٹیکل پارٹیز کو ٹارگٹ کیا گیا تو کیسے الیکشنز، کہاں کے الیکشنز؟ خدانخواستہ کل Election campaign کے دوران مختلف پولیٹیکل پارٹیز کی لیڈرشپ کو اور خدانخواستہ Candidates کو ٹارگٹ کیا گیا تو الیکشنز ہو پائیں گے؟ اسلئے جس طرح انگریزی میں کہتے ہیں First thing first اور اس کیلئے میرے خیال سے آج ایک آواز ہو کر، میں اس لئے ایک آواز ہو کے بات کہہ رہا ہوں کہ آپ دیکھ لیں کتنے Groups ہیں، باجوڑ میں بیٹھے لوگوں نے اپنا گروپ بنایا ہے، مہمند میں بیٹھے لوگوں نے اپنا گروپ بنایا ہے، درہ میں بیٹھے لوگوں نے اپنا گروپ بنایا ہے، وزیرستان کے لوگوں نے اپنا گروپ بنایا ہے لیکن جب اس بنیادی مقصد کی طرف وہ بڑھتے ہیں تو پھر وہ سب ایک ہیں، پھر انکا ایجنڈا ایک ہے۔ تو محترم سپیکر صاحب، آج پاکستان سے اور پاکستانی قوم سے یہ اسمبلی سوال کرتی ہے کہ اگر اپنے مقصد کیلئے، جو پاکستان کے بھی خلاف ہیں، اسلام کے بھی خلاف ہیں اور انسانیت کے بھی خلاف ہیں، اگر دہشت گرد ایک ہو سکتے ہیں تو ہم سب اسلام کیلئے، امن کیلئے، جمہوریت کیلئے اور پاکستان کیلئے خیبر سے لیکر کراچی تک کیوں ایک نہیں ہو سکتے؟ یہ سوال ہے جو آج ہم کر رہے ہیں۔ اگر یہ اتفاق و اتحاد ہم پیدا کر پائیں تو ہم مقابلہ کر لیں گے ورنہ خدانخواستہ نہیں کر پائیں گے اور آج فوری طور پر میرے خیال سے حالات کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ملکی سیاسی قیادت اور ملٹری قیادت کو یہ کہیں کہ جتنا جلدی ممکن ہو سکے، فوری طور پر آپس میں بیٹھ کر مذاکرات کرنے ہیں، کن شرائط پر کرنے ہیں، کس کے ساتھ کرنے ہیں؟ یہ طے کریں، ہم ساتھ ہیں۔ مذاکرات نہیں کرنے یا نہیں ہو سکتے، کیوں نہیں ہو سکتے کس وجہ سے نہیں ہو سکتے؟ اس پر ایک دوسرے کو قائل کریں اور اس قوم کو ایک راستہ دکھائیں، اس قوم کی رہنمائی کریں تو بھی ہم ساتھ ہیں لیکن کم از کم ایک فیصلہ ضرور کر لیں کیونکہ یہ اب فیصلے کی گھڑی آ گئی ہے محترم سپیکر صاحب، اور اگر اس وقت بھی ہم نے فیصلہ نہیں کیا تو یہ مجرمانہ غفلت ہو گی، یہ ایک تاریخی

غلطی ہم کریں گے جس کیلئے آئندہ آنے والی نسلیں جو ہماری ہیں محترم سپیکر صاحب، ہمیں وہ کبھی معاف نہیں کریں گی اور نہ انکو معاف کرنا چاہیئے۔ تو اس لئے محترم سپیکر صاحب، میں نے شہید بشیر بلور صاحب کے حوالے سے جب بات کی تو اس شہادت کا جو اصلی مقصد تھا، ہے اور رہے گا، وہ یہی تھا کہ وہ اس دھرتی کیلئے، اس سرزمین کی بقاء کیلئے، امن کیلئے، ہم سب کیلئے، وہ اپنی جان پر کھیل گئے۔ اب آٹھ دس تقریریں کرکے، انکو خراج تحسین پیش کرکے، آیا ہم اپنا فرض پورا کرتے ہیں؟ یعنی جس مقصد کیلئے اس شہید نے قربانی دی، اس مقصد کو اپنا مقصد سمجھ کر ہم آگے بڑھیں، چاہے ہمیں کوئی بھی قیمت ادا کرنی پڑے، میرے خیال سے یہ دوسرے والا فیصلہ مناسب فیصلہ ہے، درست فیصلہ ہے اور حالات کے مطابق یہ فیصلہ ہے اور آخر میں محترم سپیکر صاحب، آج یہ بات، اب میں آخر میں اپنی زبان مادری زبان میں کرونگا اور اسکو Wind up بھی کرونگا۔ اخرنئ خبره محترم سپیکر صاحب، هغه دا چې نن بدنی طورشهید بشیر بلور صاحب زمونږ ترمینځه موجود نه دے او نن د هغه په ځائے د هغه په خالی کرسئ کښې، د هغه په شان یا د هغه ښائست نه کم ښکلی ګلونه پراته دی او د هغه بنیاد، د هغه پهچان چې ټول عمر هغه وقف کړې وو، هغه سره نخښخه او د هغه سره ټوپئ د هغه په کرسئ پرته ده۔ د دې ګلونو موجودګی، د دې سرې نخښخې موجودګی دا د دې خبرې واضحه ثبوت دے چې مونږ ئے هغه خلقو له ورکول غواړو، پیغام چې د چا دا خیال دے چې که نن دا کرسئ خالی شوه نو مونږ به همت بائیلو، که نن دا کرسئ خالی شوه نو مونږ به میدان پریږدو، هغوی د پاره هم دا زمونږ یو پیغام دے سپیکر صاحب چې دا خو لا یوه کرسئ ده خدائے مه کړه، خدائے مه کړه، خدائے مه کړه که دا ټولې کرسئ خالی شی خو پښتون قام بیلاد نه منی، پښتون قام تیښتنه نه منی، پښتون قام به په میدان ولاړ د خپل ځان تپوس کوی (تالیاں) او د هغه ډیر لوئے حق دے، مونږ که هر څومره څه وکړو او هر څومره څه اووایو، مونږه هغه حق نه شو ادا کولے خو کم از کم زما به خپل ضرور دا یو خواهش وی او د دې د پاره به یو مناسب طریقه هم مونږ رااوباسو خو دا به مې ضرور خواهش هم وی او د خپلې پارټی قیادت ته به زما دا خواست هم وی، دا به اپیل هم وی چې نن که بشیر خان نشته خو د هغه وارثان شته او د هغه د کور وارثان شته، د هغه سیاسی وارثان شته او که نن دا کرسئ د بشیر خان د شهادت نه پس خالی شوه نو کم از کم زمونږ د ټولو په شریکه دا

فرض جوړېږی چې دا کرسی د هغه په سیاسی وارثانو باندې مونږه ډکه کړو چې مونږ دهشت گردو له دا پیغام ورکړو چې یو بشیر خان نه وو، د یو بشیر خان سره په زرگونو،لکهونو،کروړونو نور هم داسې شته چې هغه مقابله کولې شی۔ (تالیاں) زه نور وخت ستاسو او د دې هاؤس نه اخلم محترم سپیکر صاحب، خو یو ځل به بیا هغه په دې الفاظو رایاد کړم او دا خبرې بار بار ماته مخې ته کیږی چې ما به هر کله هغه ته وئیل چې لږ احتیاط وکړئ جی، لږه گزاره وکړئ، د هغه الفاظ به ماته دا وو چې حیدر خان! زه د اویا کالو شوم تقریباً، زما به څومره ژوند پاتې وی او وینا به ئے دا وه چې حیدر خان خدائے د چاته د ځوانانو غم نه بنائی، خدائے د چاته د بچو غم نه بنائی او وینا به ئے دا وه محترم سپیکر صاحب، چې ماته به ئے دا وئیل چې ما خو خپل ژوند تیر کړو، که لږ ډیر ژوند مې پاتې دے نو دا ژوند د خدائے زما ځوانانو له ورکړی، دا ئے الفاظ وو چې دا ژوند د خدائے تاله درکړی، دا د هارون له ورکړی، دا د عثمان له ورکړی، هغه خپله وعده سرته ورسوله، مونږه ځوانان او مونږ بچی خو ئے بچ کړو خو ځان ئے قربان کړو۔ زه د هغه دې قربانئ ته نن د ټولې پختونخوا د طرفه سلام پیش کوم۔ سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: *شکریہ جی۔ معزز اراکین! جناب بشیر احمد بلور مرحوم، سینئیر منسٹر خیبر پختونخوا کی شہادت کی وجہ سے آج پورا صوبہ یقیناً غمزدہ ہے۔ اس ایوان کے تمام معزز اراکین ان کی قربانیوں کا اعتراف کرتے ہیں اس سانحہ کے غم میں ان کے خاندان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور اس ایوان کے ان کے خاندان کے ساتھ اظہار یکجہتی اور تعزیت کے طور پر اجلاس بروز جمعہ مورخہ 4 جنوری 2013ء بوقت تین بجے بعد از دوپہر تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ شکریہ جی۔*

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 4 جنوری 2013ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)